لاہور
ہفت روزہ
ندائے خلافت
www.tanzeem.org
03
مسلسل اشاعت کا
33واں سال
تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام
تنظیم اسلامی کا ترجمان
04 تا 10 رجب المرجب 1445ھ/16 تا 22 جنوری 2024ء

اے ارضِ فلسطین مری ارضِ فلسطین

تاریخ کے اوراق لہو سے ترے رنگین
اے ارضِ فلسطین مری ارضِ فلسطین

کہنے کو بہت ہیں ترے زر دار مسیحا
ہیں باعثِ افزوٗ آزار مسیحا

گفتار کے غازی ہیں یہ لاچار مسیحا
ہوتے ہیں کہیں ایسے بھی بیمار مسیحا

حاجت ہے دواؤں کی تو وہ پڑھتے ہیں یٰسین
اے ارضِ فلسطین مری ارضِ فلسطین

کیا نہیں اور غزنوی کارگہِ حیات میں
بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہلِ حرم کے سومنات

قافلۂ حجاز میں ایک حُسین بھی نہیں
گرچہ ہے تاب دار ابھی گیسوئے دجلہ وفرات

ہے پیشِ نظر سب کے قیامت کا یہ کہرام
خاموش ہے مجرم کی طرح مجلسِ اقوام

امداد ہو ظالم کی ملے اس کو ہی انعام
ہم لوگ فرشتے ہیں یہ کہتے ہیں شیاطین

موسم ہو کوئی گرتے رہے مظلوم پہ اولے
ٹھنڈے نہ ہوئے آج بھی بارود کے گولے

دیکھے گا یہاں کون ترے دل کے پھپھولے
کیا وقت کی گردش ہے کہ ہٹلر کے ممولے

انساں کا لہو پی کے بنے بیٹھے ہیں شاہین
اے ارضِ فلسطین مری ارضِ فلسطین

ڈاکٹر ظفر کمالی

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 101 دن گزر چکے ہیں!
کل شہادتیں: 23000 سے زائد، جن میں بچے: 9800،
عورتیں: 6800۔ زخمی: 59000 سے زائد

اس شمارے میں

پاکستان کی سیاسی تحریکیں اور ان کا انجام
ذکر موت اور فکر آخرت
اسرائیل فلسطین جنگ میں مسلم حکمرانوں کا کردار
معرکہ روح وبدن
امیر محترم کی مصروفیات
تنظیم اسلامی کی حرمت اقصیٰ مہم

صور پھونکنے کے باوجود کچھ لوگ بے خوف ہوں گے

الہدیٰ — ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1068

سُورۃُ النَّمل | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 87، 88

وَیَوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَفَزِعَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ ؕ
وَکُلٌّ اَتَوۡہُ دٰخِرِیۡنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَی الۡجِبَالَ تَحۡسَبُہَا جَامِدَۃً وَّہِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ
صُنۡعَ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اَتۡقَنَ کُلَّ شَیۡءٍ ؕ اِنَّہٗ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾

آیت ۸۷: ﴿وَیَوۡمَ یُنۡفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَفَزِعَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا مَنۡ شَآءَ اللّٰہُ ؕ﴾ ''اور جس دن صُور میں پھونکا جائے گا تو گھبرا اٹھیں گے وہ سب جو آسمانوں اور زمین میں ہیں' سوائے ان کے جنہیں اللہ (محفوظ رکھنا) چاہے۔''

نفخ صُور سے ایک عمومی گھبراہٹ آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات پر طاری ہوجائے گی' سوائے اُن کے جنہیں اللہ ربّ العزت خود اس سے محفوظ رکھنا چاہے۔ جیسے آسمانوں پر فرشتے۔

﴿وَکُلٌّ اَتَوۡہُ دٰخِرِیۡنَ ﴿۸۷﴾﴾ ''اور سب حاضر ہوجائیں گے اُس کے آگے عاجزی کے ساتھ۔''

اُس دن سب لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکائے مؤدّب کھڑے ہوں گے۔

آیت ۸۸: ﴿وَتَرَی الۡجِبَالَ تَحۡسَبُہَا جَامِدَۃً وَّہِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ﴾ ''اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو اور سمجھتے ہو کہ وہ خوب جمے ہوئے ہیں' اور (اُس دن) وہ چلیں گے جیسے بادل چلتے ہیں۔''

پہاڑ اُس دن بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ ہوائی سفر کے دوران ہم میں سے اکثر نے بادلوں کی ماہیت کا قریب سے مشاہدہ کیا ہوگا۔ یہ بظاہر دیکھنے میں ٹھوس نظر آتے ہیں لیکن جہاز بغیر کسی رکاوٹ کے انہیں چیرتے ہوئے آگے گزر جاتا ہے۔ قیامت کے دن پہاڑوں کی ٹھوس حیثیت کو ختم کر دیا جائے گا اور وہ ذرّات کے غبار میں تبدیل ہو کر بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔

﴿صُنۡعَ اللّٰہِ الَّذِیۡۤ اَتۡقَنَ کُلَّ شَیۡءٍ ؕ﴾ ''یہ اللہ کی کاری گری ہے جس نے ہر چیز کو محکم بنایا ہے۔''

یہ اللہ کی صناعی کا کرشمہ ہے کہ اُس نے اس وقت پہاڑوں کو ایسی محکم اور ٹھوس شکل دے رکھی ہے' لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنی مشیت سے انہیں دھنکی ہوئی روئی کے گالوں اور بادلوں کی طرح بے وزن اور نرم کردے گا۔

﴿اِنَّہٗ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۸۸﴾﴾ ''یقیناً وہ ہر اُس چیز سے باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔''

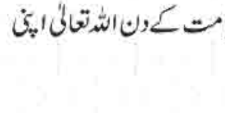

درس حدیث — میدان حشر کی کیفیت

عَنۡ سَہۡلِ بۡنِ سَعۡدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعۡتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوۡلُ ((یُحۡشَرُ النَّاسُ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ عَلٰی اَرۡضٍ بَیۡضَاءَ عَفۡرَاءَ کَقُرۡصَۃِ النَّقِیِّ لَیۡسَ فِیۡہَا مَعۡلَمٌ لِاَحَدٍ)) (متفق علیہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ''قیامت کے دن لوگوں کو ایک ایسی خاکستری رنگ کی سفید زمین پر جمع کیا جائے گا جو میدے کی روٹی کی طرح ہوگی اس میں کسی کے لیے نشان راہ نہ ہوگا۔''

تشریح: تخلیق آدم سے قیامت برپا ہونے تک تمام نسل انسانی حشر کے میدان میں جمع کر دی جائے گی۔ قیامت کا یہ حادثہ زمین پر ہوگا لیکن زمین کی موجودہ شکل وصورت کو بدل کر ایک ایسے قالب میں ڈھال دیا جائے گا جس میں کسی پہاڑ، ٹیلے، عمارت، شہر اور سڑک کا نام ونشان نہ ہوگا بلکہ بالکل صاف اور چٹیل میدان ہوگا۔

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کی سیاسی تحریکیں اور ان کا انجام

مملکتِ اسلامی جمہوریہ پاکستان یقیناً عطیہ خداوندی ہے۔ جن حالات میں مسلمانوں کو یہ ملک ملا یہ ایک معجزاتی عمل تھا۔ مقتدر قوت انگریز اور ہندوستان کی غالب اکثریتی ہندو آبادی دونوں مسلمانوں کے بدترین دشمن تھے۔ وقت کا برطانوی وزیراعظم Clement Attlee اعلانیہ قائداعظم سے اظہارِ نفرت کرتا تھا۔ 1940ء کی قراردادِ لاہور میں پاکستان کا لفظ تک نہیں تھا۔ لیکن سات سال کے قلیل عرصہ میں پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔ لہٰذا اِس پس منظر میں پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کو معجزہ کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔ لیکن سر کی آنکھوں سے نظر آنے والے ذرائع کے مطابق پاکستان ایک زبردست سیاسی تحریک کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ جس جماعت (مسلم لیگ) نے یہ تحریک چلائی وہ خود کوئی باقاعدہ منظم سیاسی جماعت نہیں تھی۔ لیکن ''پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ'' اور ''مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ'' جیسے نعروں نے اتنا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا کہ نظم کی کمزوری دب کر رہ گئی اور تحریکیت مسلم لیگ کے قائدین کے کندھوں پر اس زور آور طریقہ سے سوار ہوگئی کہ وہ اِس کے نیچے سے کندھا کھسکا نہیں سکتے تھے۔ پھر یہ کہ قائداعظم کی کرشماتی شخصیت نے بھی انگریز کی قوت اور ہندو کی اکثریت کو چاروں شانے چت گرانے میں اہم رول ادا کیا۔

بہرحال اِس نوزائیدہ ریاست پاکستان کو تحریکیت اور غیر منظم سیاست بطور گُھٹی ملی۔ آج پاکستان چھہتر سال کا ہو چکا ہے اور اس میں جو سیاسی تحریکیں برپا ہوئیں۔ اُن کا ہم مختصراً ذکر کرنے کی کوشش کریں گے جس سے ہمیں پاکستانی قوم کا سیاسی شاکلہ سمجھنے میں مدد ملے گی۔ پاکستان میں سب سے پہلے 1953ء میں ایک تحریک چلی۔ ظاہراً یہ ایک مذہبی تحریک تھی۔ یہ اینٹی قادیانی تحریک تھی، لیکن اس کی ہلچل صرف پنجاب تک محدود تھی۔ ہماری نظر میں اس تحریک کے محرکات اصلاً سیاسی تھے۔ پنجاب کے وزیراعلیٰ ممتاز احمد خان دولتانہ مرکز میں خواجہ ناظم الدین کی جگہ وزیراعظم بننا چاہتے تھے۔ جماعتِ اسلامی جو 1951ء کے پنجاب کے انتخابات میں بُری طرح پٹ گئی تھی، اُس نے اپنی سیاسی حیثیت بحال کرنے کے لیے اس تحریک کی لہر پر سوار ہونے کی کوشش کی۔ کچھ دوسرے مذہبی رہنما بھی میدان میں آ گئے۔ کئی قادیانیوں کے گھر جلا دیے گئے۔ لاہور میں اعظم خان نے مارشل لاء لگا دیا جس سے تحریک دب گئی۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا عبدالستار خان نیازی کو عدالت نے سزائے موت سنا دی۔ اللہ کا شکر ہے کہ ان سزاؤں پر عملدرآمد نہ ہو سکا۔ البتہ اِس غیر منظم پُرتشدد تحریک کی ناکامی نے قادیانیوں کو مظلوم بنا دیا اور اُن کی پوزیشن پہلے سے مضبوط ہو گئی۔ اِس کے بعد باقاعدہ عوامی تحریک 1968ء میں فوجی صدر فیلڈ مارشل ایوب خان کے خلاف چلائی گئی۔ ایوب خان نے 27 اکتوبر 1958ء کو مکمل طور پر اقتدار پر قبضہ کر لیا اور پاکستان کے سیاسی عدم استحکام کو اس کا جواز بنایا۔ کیونکہ لیاقت علی خان کی شہادت کے بعد 1951ء سے 1958ء تک 7 سال میں 6 وزیراعظم بدلے۔ اُس دور میں بھارت کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کا یہ جملہ بہت مشہور ہوا تھا کہ میں اتنے کپڑے نہیں بدلتا جتنے پاکستان میں وزیراعظم بدلتے ہیں۔ ایوب خان نے دس سال اس طرح حکومت کی کہ ہر طرف اُن کا طوطی بولتا تھا اور ان کے خلاف کوئی آواز نہیں اُٹھ سکتی تھی۔ یقیناً اس دور میں

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

04 تا 10 رجب المرجب 1445ھ جلد 33
16 تا 22 جنوری 2024ء شمارہ 03

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

استحکام آیا۔ پاکستان میں صنعتیں لگائی گئیں۔ معاشی صورتِ حال بہتر ہوئی۔ پاکستان ایک مضبوط ملک نظر آنے لگا، لیکن شدید سیاسی حبس تھا۔ ون یونٹ تو پہلے ہی قائم ہو چکا تھا اور یہ تاثر تھا کہ مغربی پاکستان مشرقی پاکستان پر حکمران ہے۔ اقتصادی ترقی مشرقی پاکستان میں اچھی خاصی ہوئی، لیکن وہاں سیاسی بے چینی میں بہت اضافہ ہوا۔

1965ء کی جنگ میں پاکستان کی فتح کا تاثر اُبھرا، لیکن یہ بات بھی سامنے آئی کہ مشرقی پاکستان کے دفاع کا سرے سے کوئی بندوبست ہی نہیں تھا۔ اس بات کو شیخ مجیب الرحمان کی عوامی لیگ نے خوب اُچھالا اور پہلی مرتبہ 6 نکات سامنے آئے۔ جنہیں غداری کے مترادف قرار دے دیا گیا۔ اس جنگ کے حوالے سے تاشقند میں پاکستان اور بھارت کے درمیان معاہدہ طے پایا جو معاہدہ تاشقند کہلایا۔ اس معاہدے کے حوالے سے یہ سرگوشیاں سامنے آنا شروع ہو گئیں کہ یہ معاہدہ پاکستان کے وزیرِ خارجہ ذوالفقار علی بھٹو کی مرضی کے خلاف ہوا ہے۔ اُن کی منہ بسورتے ہوئے چند تصاویر بھی اخبارات میں شائع ہوئیں۔ لیکن فوری طور پر اُن کی طرف سے کوئی واضح اور اعلانیہ مخالفت سامنے نہ آئی۔ اعلان تاشقند کے تحت بھٹو اور سورن سنگھ مذاکرات کے سات راؤنڈ ہوئے۔ ہر راؤنڈ کے بعد بھٹو صاحب مذاکرات کے بے کار اور بے معنی ہونے کا تاثر دیتے رہے۔ اسی وجہ سے عوامی سطح پر کھسر پھسر جاری رہی کہ تاشقند معاہدے کی وجہ سے بھٹو اور ایوب خان میں اختلافات شدت اختیار کر چکے ہیں۔ حالانکہ جنگ سے قبل دونوں میں قرب کا یہ عالم تھا کہ بھٹو ایوب خان کو ڈیڈی کہتے تھے اور فاطمہ جناح کے خلاف صدارتی الیکشن میں بھٹو ایوب خان کے چیف پولنگ ایجنٹ تھے اور یہ مضحکہ خیز تجویز بھی بھٹو کی طرف سے سامنے آئی تھی کہ ہر ضلع کے D.C کو مسلم لیگ (کنونشن) کا ضلعی صدر بنایا جائے اور ہر ایس پی سٹی مسلم لیگ (کنونشن) کا جنرل سیکرٹری ہو۔

بہر حال عوامی خدشات درست ثابت ہوئے۔ بھٹو حکومت سے الگ ہو گئے یا کر دیے گئے لیکن بھٹو کا تاثر عوامی سطح پر بہت بلند ہو چکا تھا۔ بھٹو کی جگہ شریف الدین پیرزادہ وزیر خارجہ بنے۔ لیکن عوام اُنھیں ہرگز بھٹو کا جانشین تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ بھٹو کو پاک چین تعلقات کا بانی اور معمار بھی کہا جانے لگا۔ حالانکہ تاریخی طور پر یہ بات مکمل طور پر درست نہ تھی اگرچہ بھٹو نے ان تعلقات کو مضبوط اور مستحکم کرنے میں رول ادا کیا تھا۔ عوامی سطح پر ایوب خان کا گراف مسلسل نیچے جا رہا تھا اور بھٹو پنجاب اور سندھ میں مقبولیت کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئے۔ پاکستانی عوام کا ایک مزاج یہ بھی ہے کہ وہ گیارہ سال سے ایوب خان کا نام سن سن کر تنگ آ چکے تھے اور اب وہ تبدیلی کے خواہش مند تھے۔ کوئی بڑا واقعہ پیش نہیں آیا، کوئی بڑا حادثہ نہ ہوا، صرف چینی چند آنے مہنگی ہوگئی اور کالج کے لڑکوں کا ایک بڑا گروپ پہاڑی علاقے سے واپس آ رہا تھا کہ اُس کی پولیس سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ چند لڑکے زخمی ہو گئے اور شاید بعد ازاں ایک دو چل بسے۔ اِس حادثے کے بعد پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلبہ میدان میں آ گئے اور ہر روز حکومت کے خلاف مظاہرے ہونے لگے۔ پولیس سے جھڑپیں معمول بن گئیں۔ سیاست دانوں نے صورتِ حال سے فائدہ اُٹھایا اور ملک بھر میں روزانہ کی بنیاد پر مظاہرے شروع ہو گئے۔ مشرقی پاکستان میں قوم پرستوں نے گھیراؤ جلاؤ بھی شروع کر دیا۔ ایوب خان نے سیاست دانوں کو مذاکرات کی دعوت دی اور خود اگلے انتخابات میں حصہ نہ لینے کا اعلان کر دیا۔ علاوہ ازیں اگرتلہ سازش کیس میں ملوث شیخ مجیب الرحمٰن سمیت تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا اعلان بھی کر دیا، جس پر فریقین کے درمیان گول میز کانفرنس کا انعقاد طے پا گیا۔ لیکن اصغر خان اور ذوالفقار علی بھٹو نے عین وقت پر کانفرنس کا بائیکاٹ کر کے اِس کا انعقاد روک دیا۔ لہٰذا پُرامن حل نکلنے کے تمام راستے بند ہو گئے۔ شنید یہ ہے کہ ایوب خان سے ون یونٹ توڑنے کا مطالبہ کیا گیا جو اُس نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ میں پاکستان توڑنے کے کسی عمل کا حصہ نہیں بن سکتا۔

حالات بگاڑ کی طرف جا رہے تھے 25 جنوری 1969ء کو ایوب خان نے قوم سے خطاب کیا اور اقتدار سے علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس خطاب میں بھی اُس نے اپنی اس بات کو دہرایا کہ میں پاکستان کو توڑنے کے کسی عمل میں حصہ نہیں ڈال سکتا۔ البتہ اُس نے ظلم یہ کیا کہ اپنے ہی بنائے ہوئے آئین کی خلاف ورزی کی اور اقتدار سپیکر قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کی بجائے آرمی چیف یحییٰ خان کے حوالے کر دیا۔ لہٰذا ہم ایوب خان کے خلاف اس تحریک کو عملی طور پر کامیاب قرار دیں گے۔ اس لیے کہ تمام سیاسی جماعتیں صرف اور صرف ایوب حکومت کی دشمنی میں جمع ہوگئی تھیں۔ کسی اُصول کا سوال نہ تھا۔ دائیں اور بائیں بازو کی جماعتیں آپس کی پرانی دشمنی کو بھلا کر صرف یک نکاتی ایجنڈے پر متفق تھیں کہ ایوب خان کی حکومت کو گرانا ہے۔ اُنھیں اس سے کوئی تعلق نہیں تھا کہ ملک کے لیے یہ سود مند رہتا ہے یا نقصان دہ رہتا ہے۔ لہٰذا وقت کے آئین کی خلاف ورزی اور نئے مارشل لاء کی آمد اُنھیں ناگوار نہ گزری۔ یحییٰ خان نے سیاست دانوں کا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے آئین ساز اسمبلی کے لیے عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔ البتہ ساتھ یہ اعلان بھی کر دیا کہ اسے ہر صورت میں 120 دن کے اندر اندر ہی نیا آئین بنانا ہوگا ورنہ یہ اسمبلی خود بخود تحلیل ہو جائے گی۔ گویا اسمبلی کے سر پر 120 دن کی تلوار لٹکا دی۔ L.F.O (Legal Framework Order) کی یہ شق اُس کی بد نیتی کی نشاندہی کرتی ہے۔

انتخابات ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن کی جماعت نے سویپ کیا۔ پنجاب اور سندھ میں بھٹو کی پاکستان پیپلز پارٹی کامیاب ہوئی کیونکہ یحییٰ خان نے سیاست دانوں کے مطالبے پر ون یونٹ ختم کر دیا تھا۔ قومی اسمبلی میں زیادہ نشستوں کی وجہ سے اُصولی طور پر شیخ مجیب الرحمٰن کو اقتدار منتقل ہو جانا

چاہیے تھا۔ لیکن بھٹو بضد تھا کہ اسمبلی کے اجلاس سے پہلے اُس سے مذاکرات کیے جائیں اور اقتدار میں اُسے حصہ دیا جائے۔ یحییٰ خان دونوں کی لڑائی سے خوش تھا کہ اگر یہ لڑتے رہے تو اقتدار منتقل کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی اور اُس کی حکومت چلتی رہے گی۔ قومی اسمبلی کا اجلاس ڈھاکہ میں طلب کرلیا گیا لیکن بھٹو نے ایک جلسہ عام میں کہا کہ میرا جو ممبر ڈھاکہ جائے گا میں اُس کی ٹانگیں توڑ دوں گا۔ صرف احمد رضا قصوری نے اعلانِ بغاوت کیا، اُس کے ساتھ جو ہوا وہ بعد کا قصہ ہے۔ یحییٰ خان نے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا، جس سے مشرقی پاکستان میں انتہائی خوفناک ہنگامے پھوٹ پڑے۔ باقی تاریخ سب کو معلوم ہے پاکستان دولخت ہوا۔ پاکستان کی فوج کو بڑی ذلت آمیز انداز میں بھارتیوں کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔

بہرحال بنگلہ دیش وجود میں آ گیا اور بقول میڈیا What Remains of Pakistan کو مغربی پاکستان نہیں صرف پاکستان کہا جانے لگا۔ بنگلہ دیش میں شیخ مجیب الرحمن نے اقتدار پر قبضہ کرلیا اور پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو حکمران بن گئے اور یہ بھی انسانی تاریخ کا لطیفہ ہوا کہ ایک سویلین Chief Martial Law Administrator بن بیٹھا۔ 1973ء میں پاکستان کا آئین بن گیا کچھ سیاسی استحکام کی اُمیدیں بندھ گئیں۔ 1974ء میں ایک اور تحریک شروع ہوئی یہ اصل اینٹی قادیانی تحریک تھی اور شاید خالصتاً مذہبی بنیادوں پر تھی۔ مولانا یوسف بنوریؒ نے اس تحریک کو لیڈ کیا۔ قادیانیوں کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ انھیں اقلیت قرار دینے کا زوردار مطالبہ ہوا۔ لیکن اس مرتبہ تشدد سے اجتناب کیا گیا۔ بھٹو کے سیاسی دشمنوں نے بھی بھٹو سے کہا کہ اگر وہ قادیانیوں کو اپنے تئیں غیر مسلم اور کافر قرار دے دے تو وہ قوم کا ہیرو بن جائے گا۔ لیکن بھٹو نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا اور کسی یکطرفہ اعلان سے انکار کر دیا۔ اُس نے مذہبی جماعتوں سے کہا کہ مسئلہ کو پارلیمنٹ میں ڈسکس کرتے ہیں۔ قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر کو اسمبلی میں طلب کیا گیا۔ مذہبی رہنماؤں نے کمال دانش مندی سے مرزا ناصر کو یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ جو مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ مسئلہ خوش اسلوبی سے حل ہوگیا۔ قادیانی غیر مسلم قرار دے دیے گئے۔ کاش اُس وقت قانون میں یہ بات بھی شامل کر دی جاتی کہ موجودہ قادیانیوں کو تو رعایت دی جاسکتی ہے۔ لیکن آئندہ اگر کوئی مسلمان قادیانی ہوا تو وہ مرتد قرار پائے گا اور اُسے مرتد کی شرعی سزا دی جائے گی۔ اگر ایسا ہو جاتا تو اُن کی یہ ریشہ دوانیاں ختم ہو چکی ہوتیں، جو وہ آج امت مسلمہ خاص طور پر پاکستان کے خلاف کر رہے ہیں۔

وقت گزرنے کے ساتھ بھٹو کے اپوزیشن کے ساتھ تعلقات بہت کشیدہ ہو گئے۔ آئین کے مطابق انتخابات کے انعقاد میں ابھی کافی وقت تھا۔ لیکن بھٹو نے محسوس کیا کہ اپوزیشن اِس وقت بُری طرح منتشر ہے اور اچانک 7 مارچ 1977ء کو انتخابات کا اعلان کر دیا۔ لیکن انتخابات کے اعلان کے ساتھ ساتھ ہی منتشر اپوزیشن یوں متحد ہوئی کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ پاکستان نیشنل الائنس کے نام سے 9 جماعتی اتحاد قائم ہوگیا، جنہیں بعد ازاں نو ستارے کہا جانے لگا۔ ایک بار پھر اتحاد کسی اُصول کسی نظریہ کی بنیاد پر نہیں تھا بلکہ بھٹو دشمنی میں سب اکٹھے ہو گئے۔ قومی اسمبلی کے نتائج سامنے آئے تو PPP کامیاب ٹھہری۔ پاکستان قومی اتحاد کو بُری طرح شکست ہوئی۔ لیکن اپوزیشن نے نتائج ماننے سے انکار کر دیا اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات جو دو دن بعد ہونا تھے، اُن کا بائیکاٹ کر دیا۔ بائیکاٹ اتنا مکمل تھا کہ ووٹنگ کے دن سڑکیں سنسان تھیں۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ عوام مکمل طور پر اپوزیشن کے ساتھ تھے اور انتخابات میں دھاندلی کی توثیق کر رہے تھے۔ یہ بات جزوی طور پر تو درست ہوگی لیکن اصل بات یہ تھی کہ بائیکاٹ کی وجہ سے عوام نے سمجھ لیا تھا کہ اب الیکشن یک طرفہ کارروائی ہے اور ہنگاموں کا خطرہ ہے۔ لہٰذا اس وجہ سے بھی لوگوں نے گھروں سے نکلنے سے اجتناب کیا۔ دھاندلی کے خلاف تحریک چند دن چلی لیکن جلد ہی کمزور پڑنا شروع ہوگئی۔ لیکن محرکین کو سمجھایا گیا کہ اِس تحریک کو نظامِ مصطفیٰ ﷺ تحریک کا لیبل لگا کر مذہبی رنگ میں رنگ دو۔ لوگوں کے مذہبی جذبات کو اُبھارو اور اُنھیں مشتعل کرو یہ ترکیب ہمیشہ کی طرح بڑی کامیاب رہی۔ اِس موقعہ پر ہنری کسنجر کی طرف سے بھٹو کو لگائی گئی دھمکی کا ذکر ضروری ہے، جس نے گورنر ہاؤس لاہور میں بھٹو سے کہا تھا کہ اگر تم نے ایٹمی حوالے سے اپنی پالیسی تبدیل نہ کی تو ہم تمہیں نشانِ عبرت بنا دیں گے۔

ہم نے دیکھا کہ تحریک نظامِ مصطفیٰ ﷺ پر ڈالروں کی بارش ہوئی۔ قومی اتحاد کے دفاتر میں پاکستانی کرنسی کی ناقدری دیدنی تھی۔ لہٰذا مالی وسائل جب مذہبی جذبات سے یکجا ہو گئے تو وہ حکومت کی کھڑی کی گئی دیوار کو پاش پاش کرتے چلے گئے۔ کارکنوں نے بڑے جذبے سے قربانیاں دیں اور نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے نعرے پر اپنے خون کا نذرانہ بے دریغ پیش کیا۔ البتہ لیڈروں کا ہدف صرف بھٹو کو ہٹانا تھا۔ بدترین سیکولرازم پر یقین رکھنے والے لوگ نعتیں پڑھنے والوں اور حمد و ثنا کرنے والوں کے ساتھ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے سڑکوں پر مظاہرے کر رہے تھے۔ فلک نے عجیب و غریب تماشے دیکھے۔ ایک روز مظاہرین بیگم نسیم ولی خان کو جو کٹر سیکولر جماعت اے این پی کی خاتون لیڈر تھیں، اُنھیں مسجد شہداء میں لے گئے اور منبر رسول پر بٹھا کر اُن سے تقریر کا مطالبہ کیا نہ آسمان پھٹا نہ زمین دھنسی کہ یہ تحریکِ نظامِ مصطفیٰ ﷺ تھی۔ بھٹو مذاکرات پر مجبور ہوا۔ مذاکرات کی کامیابی کا اعلان ہوگیا کہ انتخابات دوبارہ کرائے جائیں گے۔ بھٹو خود کو پُراعتماد ظاہر کرنے کے لیے عرب ممالک کے دورے پر چلا گیا۔ جنرل ضیاء الحق جو آرمی چیف تھا اور بھٹو کے سامنے یوں پیش ہوتا تھا جیسے کوئی رکوع میں جاتا ہے لیکن اب اُس کی نیت میں فتور آ چکا تھا، اُدھر امریکہ اُس کی پیٹھ ٹھونک رہا تھا۔

5 جولائی 1977ء کو ضیاء الحق نے شب خون مارا اور اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ بھٹو سے نجات حاصل ہوگئی، مکمل فتح حاصل ہوگئی۔ اب نظامِ مصطفیٰ ﷺ کسی کو یاد نہیں تھا۔ قومی اتحاد والوں کو ضیاء الحق کی حکومت میں وزارتیں مل گئیں۔ ضیاء الحق

اسلام کی باتیں کرتا رہا اور انتخابات کی نئی سے نئی تاریخیں دیتا رہا کیونکہ وہ جان چکا تھا کہ بھٹو پھر خاطر خواہ مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ اُس موقعہ پر ولی خان نے ایک تاریخی جملہ کہا تھا کہ قبر ایک ہے اور بندے دو ہیں۔ انتخابات کی نوبت نہ آئی۔ بھٹو کو پہلے ہی قبر میں پہنچا دیا گیا۔ ضیاء الحق کے دور میں کوئی بڑی تحریک برپا نہ ہو سکی۔ صرف سندھ کی سطح پر ایم آر ڈی کے نام سے ایک تحریک اُٹھانے کی کوشش کی گئی۔ یہ پیپلز پارٹی اور بائیں بازو کے سیاست دانوں کی تحریک تھی۔ لیکن دائیں بازو کے سیاست دانوں، اہل پنجاب اور مذہبی لوگوں نے اس میں خاص دلچسپی نہ لی۔ جس سے یہ تحریک ناکام ہو گئی۔ یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ تحریک نظام مصطفیٰ ﷺ کے بعد دو وجوہات کی بنا پر پاکستان میں زوردار عوامی تحریکیں برپا ہونا بند ہو گئیں۔ ایک تو نظام مصطفیٰ ﷺ جیسی عظیم تحریک کا کوئی مثبت نتیجہ نہ نکلا جس سے عوام مایوس ہوئے۔ دوسرا یہ کہ ضیاء الحق نے آئین میں آٹھویں ترمیم کی جس نے صدر پاکستان کو یہ حق دے دیا کہ وہ قومی اسمبلی اور گورنر صوبائی اسمبلی تحلیل کر سکتا ہے اور ہماری تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ سیاسی تحریکوں کا صرف ایک مقصد ہوتا ہے وہ یہ کہ وقت کی حکومت کو ختم کیا جائے اور یہ کام اب آٹھویں ترمیم سے ممکن ہو گیا۔ لہٰذا ضیاء الحق کے بعد جب نواز شریف اور بے نظیر بھٹو حصول اقتدار کے لیے آمنے سامنے آئے تو دونوں کسی عوامی تحریک کی بجائے ایک دوسرے کی حکومت کو فوج اور صدر کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر گراتے رہے۔

نواز شریف جب دوسری مرتبہ انتخابات جیتے تو اُنھیں دو تہائی اکثریت حاصل ہوگئی، جس کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُنھوں نے صدر کا قومی اسمبلی تحلیل کرنے کا اختیار ختم کر دیا۔ نواز شریف کا خیال تھا کہ مارشل لاء کا زمانہ گزر گیا ہے کیونکہ امریکہ کہیں بھی مارشل لاء کو برداشت نہیں کرے گا اور صدر کو تو ویسے ہی مفلوج کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اُس نے اپنا رویہ جرنیلوں سے بالکل بدل لیا۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ افغانستان میں امریکہ کو پاکستان کی فوج کی ایسی ضرورت پڑے گی کہ پہلے کبھی نہ پڑی ہو گی، پینٹا گون نے وائٹ ہاؤس کی مرضی کے خلاف پاکستان میں پرویز مشرف کے ہاتھوں مارشل لاء لگوا دیا اور 9 سال تک پوری طرح استعمال کیا۔ عوام میں پرویز مشرف کے خلاف شدید غم وغصہ کے باوجود پاکستان میں کوئی زبردست عوامی تحریک تو نہ چل سکی البتہ وکلاء کی تحریک شروع ہوئی (جو بعد میں زرداری کے دور میں چیف جسٹس کی بحالی کی شکل میں پایۂ تکمیل کو پہنچی)۔

9 سال بعد خود امریکہ نے ہی مشرف کو استعمال شدہ ٹشو کی طرح ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا۔ اب نواز شریف اور بے نظیر بظاہر میثاقِ جمہوریت کے نتیجے میں کافی قریب آ چکے تھے اور بے نظیر کے المناک حادثے کے نتیجے میں اقتدار کی پہلی باری زرداری نے حاصل کی۔ اُس کے دور میں وکلاء تحریک کے علاوہ طاہر القادری نے بھی ایک ناکام دھرنا دیا۔

2013ء کے انتخابات میں نواز شریف کامیاب ہوئے تو عمران خان نے پہلے تو انتخابات میں دھاندلی کے خلاف تحریک چلائی۔ اسلام آباد میں 126 دن کا دھرنا دیا۔ لیکن وہ حکومت کو گرانے میں ناکام ہوئے۔ بعدازاں جب نواز شریف کا نام پانامہ لیکس میں آ گیا تو ایک دفعہ پھر زبردست تحریک چلائی، مگر وہ تحریک سے براہِ راست حکومت کو پھر بھی نہ گرا سکے۔ البتہ اس تحریک کا یہ اثر ضرور ہوا کہ کیس سپریم کورٹ چلا گیا اور نواز شریف بحیثیت وزیر اعظم نا اہل کر دیئے گئے۔ لیکن حکومت PML-N کے پاس ہی رہی۔ 2018ء کے انتخابات میں تحریکِ انصاف معمولی اکثریت سے حکومت بنانے میں کامیاب تو ہو گئی، لیکن تمام دوسری جماعتوں نے انتخابات کے نتائج کو یکسر مسترد کر دیا۔ پھر جب عمران خان ایک تحریک عدم اعتماد کی وجہ سے وزارتِ عظمیٰ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تو وہ اُسی دن سے نئے انتخابات کے انعقاد کے لیے سیاسی جدوجہد میں مصروف ہیں لیکن عوام میں مقبول ہونے کے باوجود وہ اب تک کوئی عوامی تحریک چلانے کے حوالے سے بُری طرح ناکام ہیں البتہ اُنہیں سیاسی میدان سے نکال باہر کرنے کے بھی تمام حربے ناکام ہو چکے ہیں لہٰذا فی الحال اس حوالے سے کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ داخلی سطح پر جاری اس سر پھٹول کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

❁❁❁

رفقاء متوجہ ہوں ان شاءاللہ

''قرآن اکیڈمی یاسین آباد، کراچی'' (حلقہ کراچی وسطی) میں

13 تا 19 جنوری 2024ء

(بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تا بروز جمعہ المبارک 12 بجے)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ ملتزم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جہاد فی سبیل اللہ

اور زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ کورس میں شریک ہوں۔

19 تا 21 جنوری 2024ء

(بروز جمعہ المبارک بعد نماز مغرب تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نوٹ: درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں۔

☆ اسلام کا انقلابی منشور (سماجی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0335-1241090

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

ذکر موت اور فکر آخرت

(سورۃ قٓ کے دوسرے رکوع کی روشنی میں)

جامع مسجد قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 05 جنوری 2024ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد

انذار آخرت قرآن کا مستقل موضوع ہے کیونکہ ہمارے اعمال پر سب سے زیادہ آخرت کا عقیدہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اگر انسان موت کو بھول جائے، کل کی جوابدہی کا احساس نہ ہو تو فساد مچاتا ہے اور آپے سے باہر ہو جاتا ہے، خدائی تک کے دعوے کرنے لگ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمانیات ثلاثہ (ایمان باللہ، ایمان بالرسالت اور ایمان بالآخرۃ) کا ذکر بار بار قرآن میں آتا ہے مگر ایمان بالآخرۃ کے ساتھ یقین کا ذکر بھی آتا ہے۔

﴿وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ) ’’اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔‘‘

یہی حکمت ہے کہ سورۃ الفاتحہ ہر نماز کی ہر رکعت میں شامل کردی گئی اس میں بھی آخرت کا تذکرہ ہے:

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾

آج فکر آخرت کے حوالے سے ہم قرآن کے جس مقام کا مطالعہ کریں گے وہ سورۃ قٓ کا دوسرا رکوع ہے۔ سورۃ قٓ نبی اکرم ﷺ کی محبوب سورتوں میں سے ایک ہے جو آپ ﷺ کے معمولات میں بھی شامل رہی۔ آپ ﷺ جمعہ وعیدین کی نمازوں میں اس کی تلاوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ ایک صحابیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ میں سورۃ قٓ کی تلاوت کرتے تھے اور میں نے اسی تلاوت کو سنتے سنتے اس سورت کو یاد کرلیا۔ اس سورت کے تین رکوع ہیں۔ پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت قدرت کا ذکر فرمایا۔ دوسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت علم اور آخرت کا بیان فرمایا، خاص طور پر نافرمانوں کا انجام کیا ہونے والا ہے، اس کا بھی تذکرہ آیا ہے۔ تیسرے رکوع میں آخرت کے ساتھ ساتھ صفت قدرت کا ذکر ہے اور لوگوں کی غلط فہمی کا ازالہ کہ کیسے دوبارہ زندگی ملے گی اور اللہ کے نیک بندوں کا بھی حسین انجام بیان کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی دو صفات (صفت قدرت اور صفت علم) کا ذکر بار بار قرآن مجید میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات ہیں مگر ان دو کے بارے میں اللہ تعالیٰ لفظ کل کا استعمال کرتا ہے۔

﴿وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

﴿وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾

ان دونوں صفات کے حوالے سے اکثر لوگ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کیسے ممکن ہے کہ ہم مر جائیں گے اور ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ لیکن اللہ فرما رہا ہے کہ میں ہر چیز پر قادر ہوں۔ اسی طرح ایک یہ غلط فہمی بھی پیدا ہو سکتی ہے کہ کیسے ممکن ہے کہ اتنی بڑی کائنات میں انسان کے ہر ایک عمل، مائیکرو لیول کی باتیں بھی ریکارڈ میں محفوظ رہ

مرتب: ابو ابراهیم

سکیں۔ جبکہ کھربوں انسان دنیا سے جا چکے ہیں۔ ان دونوں غلط فہمیوں کا تدارک اللہ پاک نے قرآن کے اس مقام پر کیا ہے جس کا ہم مطالعہ کرنے جا رہے ہیں۔ فرمایا:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ﴾ (قٓ:16) ’’اور ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے۔‘‘

یہاں سب سے پہلے تو انسان کی اوقات بتائی جا رہی ہے کہ اللہ نے انسان کو پیدا کیا۔ وہ مخلوق ہے تو مخلوق ہی رہے، فرعون نہ بنے، خدائی کے دعوے نہ کرے، کبھی انسان کے اندر بیٹھا چھوٹا فرعون بھی انسان کو اُکساتا ہے، it's my life, my choice, my style، میں جو چاہوں کروں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اندر کیا وسوسے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی میں جانتا ہوں۔ انسان کے نفس کی وہ کیفیت بھی اللہ نے قرآن میں بیان فرمائی:

﴿اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوْٓءِ﴾ (یوسف:53) ’’یقیناً (انسان کا) نفس تو برائی ہی کا حکم دیتا ہے‘‘

اللہ نے انسان میں ایک روحانی وجود بھی رکھا اور نیکی اور بدی کی سمجھ بوجھ بھی رکھی ہے:

﴿فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝﴾ (الشمس) ’’پس اُس کے اندر نیکی اور بدی کا علم الہام کردیا۔‘‘

اس بنیاد پر میرا اور آپ کا امتحان ہے اور اسی کی بنیاد پر آخرت میں فیصلہ بھی ہونا ہے۔ اسی طرح انسان میں ایک نفس امارہ بھی ہے جو انسان کو برائی کی طرف اُکساتا ہے۔ شیطان بھی انسان کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے:

﴿الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝﴾ (الناس) ’’جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ اندازی کرتا ہے۔‘‘

اللہ انسان کے دل میں پیدا ہونے والے ان تمام وسوسوں اور اندیشوں سے بھی واقف ہے۔

﴿اِنَّهٗ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝﴾ (الانفال) ’’یقیناً وہ واقف ہے اس سے جو کچھ سینوں کے اندر ہے۔‘‘

سورہ البقرہ میں فرمایا:

﴿وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۭ﴾ (آیت:284) ’’اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ تم اسے ظاہر کرو خواہ چھپاؤ اللہ تم سے اس کا محاسبہ کرلے گا۔‘‘

جو کچھ بھی ہم دنیا میں کر رہے ہیں، جو کچھ بھی سوچتے ہیں، جو کچھ بھی ہمارے دلوں میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں سب کا ریکارڈ اللہ کے پاس موجود ہے۔ اسی لیے اللہ کے پیغمبر ﷺ نے دعا سکھائی ہے:

((اللهم حاسبنی حسابا یسیرا)) اے اللہ میرے حساب کو آسان فرما دے۔ اماں عائشہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ آسان حساب کیا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا: دعا کرو اللہ حساب کی کتاب نہ کھولے اور نہ پوچھے، جس کی کتاب کھل گئی اور اللہ نے پوچھ لیا وہ مارا گیا۔ زیرِ مطالعہ آیات میں آگے فرمایا:

﴿وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ⑯﴾ (سورۃ ق) ''اور ہم تو اُس سے اُس کی رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔''

کہیں اللہ فرماتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ البتہ اللہ کا قرب کیسا ہے اس کیفیت کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ سورہ شوریٰ میں فرمایا:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ﴾ (آیت: 11) ''اُس کی مثال کی سی بھی کوئی شے نہیں۔''

یہ بات ہم نہیں سمجھ سکتے۔ ہمارے لیے بس اتنا ضروری ہے کہ ہم اس پر اس طرح ایمان رکھیں جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفات کے ساتھ ہے۔ البتہ ہم اس کو محسوس ضرور کر سکتے ہیں۔ انسان پر مصائب اور مشکلات آتی رہتی ہیں، ذرا سر سجدے میں رکھ کر دو آنسو بہا دو، عاجزی اور انکساری کے ساتھ رب سے مانگ کر دیکھو۔ بندے کو پتہ چل جائے گا کہ واقعی اللہ ہے۔

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ﴾ (الحدید:4) ''اور تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔''

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ﴾ (البقرۃ:186) ''اور (اے نبی ﷺ!) جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو (ان کو بتا دیجیے کہ) میں قریب ہوں۔''

اور وہ اپنے قرب کا اظہار بھی کرتا ہے۔ رات کا آخری حصہ ہو تو اللہ اپنی شان کے مطابق آسمانِ دنیا پر دستک بھی دیتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا، ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا، ہے کوئی مصیبت زدہ؟ ہے کوئی شفا مانگنے والا؟ اس قرب کے حصول کے لیے ذریعہ نماز ہے، تہجد ہے، قرآن ہے، اللہ کے دین کے غلبے کی جدوجہد ہے۔ سورۃ الانفال میں بدر کا تبصرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ﴾ (الانفال:17،16) ''پس (اے مسلمانو!) تم نے انہیں قتل نہیں کیا، بلکہ انہیں اللہ نے قتل کیا، اور جب آپؐ نے (ان پر کنکریاں) پھینکی تھیں تو وہ آپؐ نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں۔''

جب بندہ اللہ کی خاطر کھڑا ہو، اس کے دین کی دعوت کو لے کر کھڑا ہو، اس کے دین کے نفاذ کی جدوجہد کرے تو اللہ کہتا ہے کہ تو نہیں میں یہ کام کر رہا ہوں۔ یہ بھی قربِ الٰہی کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ آگے فرمایا:

﴿اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ⑰﴾ (ق) ''جبکہ لیتے جاتے ہیں دو لینے والے جو دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے ہوتے ہیں۔''

تمام مفسرین نے فرمایا اس سے مراد کاتبین ہیں۔ سورہ الانفطار میں جن کا ذکر آتا ہے:

﴿كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑪ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ⑫﴾ ''جو بڑے باعزت لکھنے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کر رہے ہو۔''

یہ سب کچھ ریکارڈ کرتے جاتے ہیں اور یہ سارا ریکارڈ کل روزِ محشر پیش کیا جائے گا۔ سورہ بنی اسرائیل میں آیا:

﴿كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ⑭﴾ (بنی اسرائیل) ''آج تم خود ہی اپنا حساب کر لینے کے لیے کافی ہو۔''

اگرچہ انسان کو اپنے بارے میں سب کچھ معلوم ہے:

﴿بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ⑭﴾ (القیامہ) ''بلکہ انسان تو اپنے نفس کے احوال پر خود ہی خوب بصیرت رکھتا ہے۔''

چور کا کسی کو پتا چلے نہ چلے چور کو خود معلوم ہوتا ہے کہ اس نے چوری کی ہے۔ ہمارے ملک کو لوٹنے والے کھربوں لوٹ کر بھی بچ جاتے ہیں، ان سب کو پتہ ہوتا ہے کہ ہم کرپٹ ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کہے گا لو یہ اپنا حساب کتاب خود دیکھ لو۔ آگے فرمایا:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ⑱﴾ ''وہ کوئی لفظ بھی نہیں بولتا ہے مگر اُس کے پاس ایک مستعد نگران موجود ہوتا ہے۔''

ہمارے منہ سے جو بھی الفاظ نکلتے ہیں، اکثر ہم بھول جاتے ہیں مگر اللہ کے پاس جو ریکارڈ تیار ہو رہا ہے اس میں سے ایک حرف بھی مس نہیں ہوگا۔ سورہ العادیات میں فرمایا:

﴿وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ⑩﴾ ''اور ظاہر کر دیا جائے گا جو کچھ سینوں میں ہے۔''

سورہ الطارق میں فرمایا:

﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَاۗىِٕرُ ⑨﴾ ''جس دن تمام چھپے ہوئے رازوں کی جانچ پڑتال ہوگی۔''

لوگ جھوٹ بولنا چاہیں گے لیکن اللہ زبانیں بند کر دے گا۔

﴿اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓي اَفْوَاهِهِمْ﴾ (یٰسین: 65) ''آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے۔''

اور پھر سورہ یٰسین میں ہی ہے: ہاتھ اور پیر گواہی دیں گے سورہ نور میں ہے کہ زبان اللہ کے حکم سے بولے گی وہ بھی گواہی دے گی۔ سورہ حٰم السجدۃ میں ہے کہ آنکھ اور کان اور یہ کھالیں گواہی دیں گی تو بندے کہیں گے:

﴿لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (حٰم السجدۃ: 21) ''تم نے کیوں ہمارے خلاف گواہی دی؟ وہ کہیں گی کہ ہمیں بھی اُس اللہ نے بولنے کی صلاحیت عطا کر دی ہے جس نے ہر شے کو قوتِ گویائی عطا کی ہے''

یہ چھ اعضاء کی گواہی انسان کے وجود میں سے ہوگی۔ پھر یہ کہ:

﴿يَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ④﴾ (الزلزال) ''اُس دن یہ اپنی خبریں کہہ سنائے گی۔''

یہ زمین اپنی خبروں کو بیان کر دے گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا ریکارڈ سارا سامنے رکھ دے گا:

﴿اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ⑭﴾ (بنی اسرائیل) ''پڑھ لو اپنا اعمال نامہ! آج تم خود ہی اپنا حساب کر لینے کے لیے کافی ہو۔''

یہ سب صرف بندوں پر حجت قائم کرنے کے لیے ہوگا ورنہ اللہ تعالیٰ کو اس کی بھی ضرورت نہیں ہے، وہ خالق ہے اور اپنی مخلوق کی ہر ہر حرکت سے واقف ہے اور وہ اپنے بارے میں کیا فرماتا ہے؟ یہ تصور ہی انسان کو ہلا کر رکھ دیتا ہے:

﴿اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ﴾ (المجادلۃ: 6) ''اللہ نے ان (اعمال) کو محفوظ کر رکھا ہے جبکہ وہ انہیں بھول چکے ہیں۔''

انسان تو زندگی کے جھمیلوں میں پڑ کر ہر چیز بھول جاتا ہے لیکن اللہ بھولنے والا ہرگز نہیں ہے۔

نماز بھی یاد دہانی کراتی ہے۔ قرآن بھی یاد دہانی کراتا ہے۔ اور خطاب جمعہ کا ایک مقصد یہ بھی کہ ہمارے دلوں پر غفلت کا جو زنگ پڑ جاتا ہے وہ دور ہو۔ آگے فرمایا:

﴿وَجَآءَتۡ سَكۡرَةُ الۡمَوۡتِ بِالۡحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنۡتَ مِنۡهُ تَحِيۡدُ ۝۱۹﴾ (ق) ''اور بالآخر موت کی بے ہوشی کا وقت آن پہنچا حق کے ساتھ۔ یہی ہے نا وہ چیز جس سے تو بھاگا کرتا تھا!''

اللہ کے رسول ﷺ نے آخری ایام میں فرمایا:

((لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ، لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات، ان للموت سکرات، ان للموت سکرات))

یقیناً موت کی سختی ہے۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا، بہت سخت آزمائش بھی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کا مشہور واقعہ ہے۔ آپؒ لیٹے ہوئے تھے کہ ایک کیفیت طاری ہوگئی اور آپؒ فرمانے لگے:

''ابھی نہیں، ابھی نہیں، ابھی نہیں''۔ کیفیت بہتر ہوئی تو بیٹے نے پوچھا: ابا جان کیا بات ہے آپ مرنے کو تیار نہیں ہیں، کیوں کہہ رہے ہیں ابھی نہیں۔ فرمایا: بیٹا! بات یہ نہیں کہ میں مرنے کو تیار نہیں ہوں، شیطان مردود وسوسے ڈال رہا ہے، وہ کہہ رہا ہے: احمد تو بچ گیا، احمد تو بچ گیا، احمد تو بچ گیا اور میں کہہ رہا ہوں کہ ابھی نہیں ابھی نہیں، جب تک کہ خاتمہ ایمان پر نہ ہو جائے اور بھائیو! یاد رکھیں کہ شیطان مردود کے پاس وہ آخری chance ہوتا ہے۔ اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اگر بندہ مومن یہاں سے نکل گیا تو کامیاب ہو جائے گا۔ اس لیے وہ ان آخری لمحات میں پورا زور لگاتا ہے کہ مومن کی موت ایمان پر نہ ہو۔ کیونکہ اس نے تو قسمیں کھائی ہوئی ہیں کہ اکثریت کو گمراہ کر کے چھوڑے گا۔ آج ہم میں سے کتنوں کو اپنی، اپنی اولاد کی، اپنے گھر والوں کی فکر ہے کہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ اسی حوالے سے حضور ﷺ نے بڑی پیاری دعا سکھائی: اے اللہ! میری زندگی کے بہترین اعمال کو میری زندگی کے آخری اعمال بنا دے تاکہ خاتمہ بالخیر ہو۔ جب ہم میں سے کسی کی موت واقع ہو جاتی ہے تو وہ گویا باقی والوں کو میسج دے کر جا رہا ہوتا ہے کہ میں تو جا رہا ہوں تم بھی میرے پیچھے آنے والے ہو۔ اسی لیے ہم جب جنازہ کی دعا پڑھتے ہیں تو پہلے کہتے ہیں: ((اللھم اغفرلی)) آخر میں دعا مانگتے ہیں: ((اَللّٰهُمَّ مَنۡ اَحۡيَيۡتَهٗ مِنَّا فَاَحۡيِهٖ عَلَى الۡاِسۡلَامِ وَ مَنۡ تَوَفَّيۡتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الۡاِيۡمَانِ))

آپ ﷺ نے جو دعائیں سکھائی ہیں ان میں بھی یہی ترتیب ہے:

((اللھم انی اعوذبك من سكرات الموت))

اے اللہ میں تیری پناہ میں آنا چاہتا ہوں موت کی سختی سے۔

آگے فرمایا:

﴿ذٰلِكَ مَا كُنۡتَ مِنۡهُ تَحِيۡدُ ۝۱۹﴾ ''یہی ہے نا وہ چیز جس سے تو بھاگا کرتا تھا!''

انسان کو موت کا تذکرہ سننا پسند نہیں ہے۔ کوئی بھی مرنا نہیں چاہتا۔ ہم سب اپنا جائزہ لے سکتے ہیں۔ کیا ہم ابھی مرنے اور اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کو تیار ہیں؟ ہمارے معمولات زندگی اس قسم کے ہیں کہ ہم اللہ کے حضور منہ دکھا سکیں۔ اللہ نے ہمارے لیے قرآن کو نازل کیا تاکہ ہم اس کو زندگی کا آئین بنائیں، ہمیں محمد مصطفیٰ ﷺ کا امتی بنایا ہے اور بہت بڑے مشن کے لیے ہمارا انتخاب اللہ نے کیا لیکن ہم کیا کر رہے ہیں؟ دین سے بھاگ رہے ہیں، مرنا پسند نہیں ہے لیکن ہمارے بھاگنے سے موت ٹل جائے گی؟ عزرائیل نے تو وقت معین پر آنا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ﴾ (المنافقون: 11) ''اور اللہ ہرگز مہلت نہیں دے گا کسی جان کو جب اُس کا وقتِ معین آ پہنچے گا۔''

﴿اَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يُدۡرِكْكُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُرُوۡجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ﴾ (النساء: 78) ''تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تم کو پا لے گی' خواہ تم بڑے مضبوط قلعوں کے اندر ہی ہو۔''

آگے فرمایا:

﴿وَنُفِخَ فِى الصُّوۡرِ ؕ﴾ ''اور صُور میں پھونکا جائے گا۔''

ایک میری اور آپ کی قیامت ہے، ایک پورے عالم دنیا کی قیامت ہے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ فرما رہے ہیں:

((من مات فقد قیامته)) جو مر گیا اس کی تو قیامت واقع ہو گئی۔

اور ایک بڑی قیامت ہے جب صور پھونکا جائے گا، وہ کیا ہی تکلیف دہ اور خوفناک دن ہو گا اس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے اور اس دن گناہگاروں، نافرمانوں، سرکشوں کی جو کیفیت ہو گی اس کو بھی بیان نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا میرے بھائیو! اس دن کی تیاری کر لو، اپنے آپ کو اللہ کے دین سے جوڑ لو، قرآن سے جوڑ لو، جس عظیم مقصد کے لیے اس امت کو پیدا کیا گیا ہے اس کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیں۔ سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈر جائیں۔ بجائے اس کے ہم کیا کر رہے ہیں؟ اولاد ماں باپ کے سامنے سینہ تان کر کھڑی ہے، شوہر بیوی کے ساتھ زیادتیاں کر جاتا ہے، مسلمان مسلمان کے حقوق کا خیال نہیں رکھ رہا، کاروبار کے اندر حرام خوری ہو رہی ہے، حلال حرام کی تمیز ختم ہو چکی ہے، ہر سطح پر ظلم اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے، وجہ صرف یہی ہے کہ آخرت کا، جواب دہی کا احساس نہیں ہے، یہ احساس ہی نہیں ہے کہ ہم نے مرنا ہے اور اللہ کو جواب دینا ہے۔ اس اعتبار سے اپنے معاملات درست رکھنے کے لیے سب سے اہم عقیدہ آخرت ہے۔ اسی لیے انبیاء اور رُسل کی ایک بنیادی دعوت یہ تھی:

﴿وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۚ﴾ (الحشر: 18)

''اور ہر جان کو دیکھتے رہنا چاہیے کہ اُس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے!''

آج ہم سب پریشان ہیں، گھروں کی جو کیفیات ہیں، معاشرے کی جو کیفیات ہیں، بے حیائی کا طوفان ہے، زنا کے راستے کھولے جا رہے ہیں، ظلم و زیادتی کا دور دورہ ہے، ان تمام مسائل اور مصائب سے نکلنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم فکر آخرت کو اپنے دلوں، اپنے گھروں میں، اپنی اولاد میں، اپنے معاشروں میں اجاگر کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ سب کو بھی آخرت کا یقین عطا فرمائے اور اس کے لیے تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۞۞۞

ضرورت رشتہ

☆ اسلام آباد کی رہائشی فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 28 سال، تعلیم (Bed, MA, MSC) اور ایک سالہ فہم القرآن کورس، صوم وصلوٰۃ اور شرعی پردہ کی پابند لڑکی کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ، ذاتی رہائش، برسرِ روزگار راولپنڈی اسلام آباد کے رہائشی لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ (لڑکے کی والدہ یا قریبی رشتہ دار خواتین رابطہ فرمائیں۔)

برائے رابطہ: 0342-2654070،

0340-7726539

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ لوگ اپنے حکمرانوں پر پریشر ڈالتے کہ وہ اسرائیل کے خلاف آواز بلند کریں لیکن مسلمان عوام نے بھی جلسے، جلوسوں اور نعروں سے آگے بڑھ کر کچھ نہیں کیا: آصف حمید

ہمارے لیے اہم یہ ہے کہ ہم سیکولر دنیا کے مطابق نہ سوچیں بلکہ قضیۂ فلسطین کے حوالے سے دینی بنیادوں پر علمی اور عملی اپروچ کو استعمال کریں: رضاء الحق

عالمی اداروں کے ذمے دنیا کو صیہونی مفاد کے مطابق چلانا ہے: ڈاکٹر عارف صدیقی

اسرائیل فلسطین جنگ میں مسلم حکمرانوں اور عوام کا کردار کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: حماس اور اسرائیل جنگ میں پوری عیسائی دنیا اسرائیل کے ساتھ کھڑی ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ اسلامی ممالک فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہوتے نظر نہیں آتے؟

آصف حمید: یقیناً یہ بہت بڑا المیہ ہے۔ اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ دیگر قومیں تم پر ایسے ہی ٹوٹ پڑیں جیسے کھانے والے پیالوں پر ٹوٹ پڑتے ہیں"۔ صحابیؓ نے پوچھا: کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ تم اس وقت بہت ہو گے، لیکن تم سیلاب کی جھاگ کے مانند ہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہارا خوف نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں ''وہن'' ڈال دے گا"۔ صحابیؓ نے پوچھا: اللہ کے رسولؐ! ''وہن'' کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: " دنیا کی محبت اور موت کا خوف۔'' (ابوداؤد)

آج بحیثیت مجموعی تمام مسلم ممالک خوف میں مبتلا ہیں کہ کہیں ہم سے زبان درازی کی جسارت نہ ہو جائے۔ مسلمان حکمران وہن کی بیماری میں مبتلا ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی حکومت کو بچانے کی فکر میں ہیں۔ انہیں پتا ہے کہ اگر ہم نے اسرائیل کے خلاف آواز بلند کی تو ہمارا تختہ الٹ دیا جائے گا اور ہمارے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو فلسطینیوں کے ساتھ ہو رہا ہے۔ پچھلی صدی میں مسلمان حکمرانوں میں دو نام بہت معروف تھے جن کے بارے میں اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ دشمن کے خلاف کوئی اقدام کریں گے۔ ایک شاہ فیصل مرحوم جنہوں نے کہا تھا کہ ہم تیل کو دشمن کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کریں گے لیکن ان کو شہید کروا دیا گیا۔ دوسرا نام ذوالفقار علی بھٹو تھا جنہوں نے کہا تھا کہ ہم گھاس کھالیں گے لیکن ایٹم بم ضرور

مرتب: محمد رفیق چودھری

بنائیں گے تو ان کے ساتھ بھی کیا سلوک ہوا ہمارے سامنے ہے۔ اصل میں مسلمان حکمران یہ طے کیے بیٹھے ہیں کہ ہمیں لانے والے ہمارے آقاء ناراض نہ ہو جائیں البتہ مسلمان عوام کا معاملہ مختلف ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امت مسلمہ کی عظیم اکثریت کو اسرائیل سے نفرت ہے اور اس نفرت میں اضافہ بھی ہو رہا ہے لیکن عملی لحاظ سے وہ بھی جلسے، جلوس اور نعروں سے آگے نہیں بڑھ رہی۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی تھی کہ لوگ اپنے حکمرانوں پر پریشر ڈالتے کہ وہ اسرائیل کے خلاف آواز بلند کریں اور اس کو دھمکی کے انداز میں جواب دیں۔ پھر مالی طور پر فلسطین کو سپورٹ کریں۔ جو بیرون ملک اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اسرائیل کے خلاف اپنا رول پلے کریں اور ایسی لابنگ کریں کہ فلسطین کی آواز ہر سطح پر اجاگر ہو۔ اس حوالے سے انفرادی طور پر کچھ ادارے کوشش کر رہے ہیں لیکن ابھی بہت سارا کام کرنا باقی ہے۔

ڈاکٹر عارف صدیقی: اسرائیل کے ساتھ صرف عیسائی دنیا نہیں بلکہ پورا عالم کفر کھڑا ہے، جس میں لبرل، بت پرست وغیرہ سب شامل ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وسائل، معدنیات اور مفادات کی جنگ ہے لیکن میں شروع سے یہ کہتا آیا ہوں کہ یہ نظریات کی جنگ تھی، ہے اور رہے گی۔ جہاں تک مسلم حکمرانوں کا تعلق ہے تو وہ مغربی ممالک کے نمائندے یا وائسرائے ہیں۔ عرب حکمرانوں کی اکثر بیویاں یہودی ہیں۔ اسی طرح باقی مسلم حکمرانوں کو بھی عورتوں یا قرضوں اور تعیّشات کے ذریعے جکڑا گیا ہے۔ بہر حال یہ ہمارے تھے بھی نہیں اور ہیں بھی نہیں۔ اگر ہم نے ان سے توقعات رکھی ہوئی ہیں تو یہ ہمارا قصور ہے۔ البتہ عوامی سطح پر دنیا میں ایک ڈرامائی تبدیلی آئی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو اس وقت 65 فیصد عوام (مسلم وغیر مسلم) فلسطینیوں کے ساتھ تھے اور اسرائیل کے حق میں صرف 35 فیصد تھے۔ 48 دنوں کے بعد جب سروے ہوا تو 95 فیصد عوام کی ہمدردیاں غزہ کے مظلوم لوگوں کے ساتھ تھیں اور صرف 5 فیصد شدت پسند قسم کے لوگ اسرائیل کے حامی تھے۔ یعنی یہ واحد جنگ ہے جس کا نوٹس پوری دنیا کے عوام نے لیا اور ہمیشہ کی طرح عوام ایک طرف ہیں اور حکومتیں اور ریاستیں دوسری طرف ہیں۔ حالانکہ حکومتیں بہت کچھ کرسکتی تھیں۔ مثال کے طور پر ایک ملک کے ایک صوبے میں کافی یہودی رہتے ہیں اگر وہ ملک اسرائیل کو دھمکی دے دیتا کہ اگر اسرائیل نے فلسطینیوں پر مظالم بند نہ کیے تو میں اپنے ملک سے یہودیوں کو دیس نکالا دے دوں گا۔ یا مسلم ممالک ایئر سپیس بند کر دیتے تو مسئلہ کافی حد تک حل ہوسکتا تھا۔ اصل میں خود مختار ریاستیں کہیں پر قائم نہیں ہیں بلکہ

سب کی سب چند اداروں اور کارپوریشنز کے ہاتھ میں کھیل رہی ہیں اوران کارپوریشنز کو لیڈ کرنے والے یہودی ہیں۔

رضاء الحق: قضیہ فلسطین کے حوالے سے علمی اور عملی اپروچ کون سی استعمال کی جائے گی یہ بہت اہم ہے۔ایک سیکولر اپروچ ہے جو دنیا بھر میں عمومی طور پر رائج ہے،اس کے مطابق یہ ایک علاقے پر جھگڑا ہے کہ پہلے فلسطینی وہاں رہتے تھے اور یہود نے آ کر وہاں قبضہ کر لیا ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے اقوام متحدہ کے آرٹیکلز اور ریزولوشنز کے حوالے دے دیے جاتے ہیں۔ اس سے آگے بڑھ کر یہ کہا جاتا ہے کہ ایک قوم کو محکوم کر دیا گیا ہے اور ان کی نسل کشی کی جارہی ہے۔اسی طرح ایک بیانیہ یہ ہے کہ یہ عرب اسرائیل تنازعہ ہے۔ یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان تنازعہ ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے بیانیے گھڑ کر کے وہ دنیا خصوصاً عالم اسلام کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ قرآن و حدیث کے مطابق جو حقائق ہیں اور آخری وقت کی جو پیشین گوئیاں ہیں وہ نظروں سے اوجھل ہو جائیں ۔ پھر یہ کہ صہیونی دنیا (یہودی وعیسائی) اور دوسرے غیر مسلموں کی اپروچ ایک ڈائریکشن کے اندر دکھائی دیتی ہے۔لیکن جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے تو مسجد اقصیٰ ہمارے لیے اسی طرح اہمیت رکھتی ہے جس طرح کہ حرم مکی اور حرم مدنی کی اہمیت ہے اور یہ مسلمانوں کی چودہ سوسالہ تاریخ سے ثابت ہے لیکن اس کی طرف توجہ نہیں کرنے دی جاتی۔ جبکہ دوسری طرف اسرائیل کے لیڈر اپنی مذہبی کتابوں کی تعلیمات کی زبان کو استعمال میں لاتے ہیں لیکن ہم اس طرف جانے کو تیار نہیں ہیں۔ جس کے نتائج یہ ہیں کہ ہمارے نگران وزیراعظم اور دوسرے مسلم لیڈر دوریاستی حل کی باتیں کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس مسئلہ کو بالکل سیکولرائز کر دیا ہے۔القسام برگیڈ کی تاریخ بڑی معروف ہے۔عز الدین القسام نے 1922ء میں حیفا میں جہاد کا اعلان کیا،مسلمان اکٹھے ہوئے اور انہوں نے صہیونیوں اور برطانویوں کے خلاف باقاعدہ جدوجہد کا آغاز کیا۔لیکن صہیونیوں نے 1935ء میں ان کو شہید کر دیا۔ ان کے نام سے یہ القسام برگیڈ موجود ہے لیکن لوگوں کو یہ تاریخ بھی نہیں بتائی جاتی ۔ بہرحال ہمارے لیے اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنی اصل سے جڑیں اور سیکولر دنیا کے مطابق نہ سوچیں بلکہ اپنی اصل روٹ کی طرف آئیں۔

سوال: کیا UNO سمیت عالمی ادارے اسرائیل حماس جنگ کو رکوانے کے لیے کوئی تسلی بخش کردار ادا کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر عارف صدیقی: دنیا کے عالمی اداروں کے ذمے دنیا کو صہیونی مفاد کے مطابق چلانا ہے۔ دنیا میں کشمیر،شام،فلسطین، برما وغیرہ درجنوں مثالیں موجود ہیں اگر کسی بھی جگہ پر ان میں سے کسی ادارے نے وہ کردار ادا کیا جو ان کے منشور میں لکھا ہوا ہے تو پھر ہم کہیں گے کہ واقعی یہ ادارے پوری دنیا کے لیے عالمی امن قائم کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔لیکن یہ ادارے اس لیے نہیں

عرب حکمرانوں کی اکثر بیویاں یہودی ہیں۔ اسی طرح باقی مسلم حکمرانوں کو بھی عورتوں یا قرضوں اور تعیشات کے ذریعے جکڑا گیا ہے۔

بنائے گئے تھے بلکہ یہ ایک decoy (دجل) تھا جس میں ہمیں پھنسایا گیا۔ لہٰذا ان اداروں کو چھوڑ دینا چاہیے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ اب یہ بات دنیا بھر میں عام ہونے لگی ہے کہ یہ ادارے اپنے وجود کی اخلاقی حیثیت کھو بیٹھے ہیں اور کچھ لوگوں کے مطابق 2027ء کے بعد اقوام متحدہ سمیت یہ ادارے دنیا میں نظر نہیں آ رہے۔ان کے نزدیک غزہ کی جنگ کے بعد دنیا مزید دو بلاکس میں تقسیم ہونے جارہی ہے :الائیڈ نیشنز اور نان الائیڈ نیشنز۔الائیڈ نیشنز ’’الکفر ملة واحدة ‘‘والی ہوں گی۔اور نان الائیڈ وہ ہوں گی جو مسلکی ،لسانی اور علاقائی بنیادوں پر تقسیم ہوں گی جیسا کہ نعرہ ہوگا: سب سے پہلے پاکستان،سب سے پہلے ترک،سب سے پہلے عرب وغیرہ۔ یہ نان الائیڈ ہوں گی۔ حالانکہ انہیں الائیڈ ہونا چاہیے تھا۔ بہرحال یہ یواین اور عالمی ادارے آنے والے چند سالوں میں ختم ہو جائیں گے۔

رضاء الحق: فلسطینیوں کی نسل کشی کے خلاف نومبر 2023ء میں 6 ممالک (ساؤتھ افریقہ، بنگلہ دیش، جبوتی وغیرہ) اور 3 تنظیم نے انٹرنیشنل کریمینل کورٹ میں علیحدہ علیحدہ کیس دائر کیے ہیں۔لیکن ابھی تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ ICC کا پراسیکیوٹر جنرل کریم خان (قادیانی) اسرائیل گیا اور 7 اکتوبر کے حماس کے حملے میں ہلاک ہونے والے اسرائیلیوں کے خاندانوں سے اظہار افسوس کیا اور ان سے اظہار یکجہتی کے طور پر یقین دہانی کروائی کہ حماس کے خلاف کیس چلایا جائے گا۔ ابھی ساؤتھ افریقہ نے انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کا کیس دائر کر دیا ہے۔ اگر اصولی طور پر دیکھا جائے تو فلسطینیوں کے حق میں جنرل اسمبلی کا ووٹ آ چکا ہے۔اب کیس اگر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں چلا گیا ہے تو اس کے خلاف پراسیکیوشن عالمی عدالت میں ہونی چاہیے اور سزا ملنی چاہیے لیکن ملے گی نہیں۔ اس لیے اب ضروری ہوگیا ہے کہ عالمی سطح پر ایک متبادل سسٹم آف جسٹس بنایا جائے ۔ مسلمانوں کی تنظیم او آئی سی کا بنیادی مقصد ہی یہ تھا کہ القدس کی حفاظت کرنی ہے۔ کیونکہ 1969ء میں القدس کو شہید کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس کے جواب میں پھر او آئی سی قائم ہوئی تھی۔ لیکن مسلمان آپس میں منتشر ہیں اور وہ اس معاملے کے اوپر اکٹھے نہیں ہو رہے۔

سوال: اسرائیل کے مظالم کے خلاف پوری دنیا میں ردعمل سامنے آیا اور لوگوں نے اسرائیل کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا شروع کیا۔ان حالات میں ہمارے صنعت کاروں کو کیا کرنا چاہیے اور وہ کیا کر رہے ہیں؟

آصف حمید: پوری دنیا میں سودی نظام رائج ہے اور اس کے پیچھے تو یہودی ہی ہے لیکن وہ کمپنیز جو براہ راست اسرائیل کو سپورٹ کر رہی ہیں ان کا بائیکاٹ کیا جا سکتا ہے۔لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم جذبات میں آ کر کہہ تو بہت کچھ جاتے ہیں لیکن عملی طور پر جب اقدام کی باری آتی ہے تو ہمارا اصل امتحان شروع ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ جن کمپنیز نے علی الاعلان اسرائیل کی مدد کا اعلان کیا ہے کم از کم ان کا تو بائیکاٹ کریں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کمپنیز میں بیس ہزار مسلمان جاب کرتے ہیں تو کیا وہ جاب چھوڑ دیں؟ ہم کہتے ہیں کیا اللہ رازق نہیں ہے؟ الحمدللہ! ہمارے عوام میں اتنی غیرت ہے کہ لوگ متبادل کام تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہونا یہ چاہیے کہ لوکل کمپنیز اپنی کوالٹی اچھی کریں۔ کچھ بدبختوں نے کوالٹی کی جگہ قیمتیں بڑھا دیں یعنی بلیک مارکیٹنگ کر رہے ہیں۔اگر لوگ اسرائیلی مصنوعات کو چھوڑ رہے

ہیں اپنے ایمان کی خاطر تو یہ ان کا استحصال کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر عارف صدیقی: لوگوں میں بہت تیزی سے تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ بچیاں میک اپ کا سامان اور صابن شیمپو وغیرہ سب کچھ چھوڑ رہی ہیں۔ مکڈونلڈ تو کھل کر اسرائیل کی حمایت میں آیا لیکن اس کے خلاف بھی لوگوں نے بائیکاٹ کیا۔ قطر نے سب سے پہلے آفیشلی مکڈونلڈ کو بند کیا۔ ترکی نے اپنی پارلیمنٹ اور سرکاری عمارات سے ان کے مشروبات اٹھا دیے۔ اگر تو حکومتی سطح پر کوئی اقدام ہوتا تو یہ معاملہ بہت آسانی سے حل ہو جاتا کہ اس پر پابندی لگا دیتی کہ آپ کوئی چیز بیچ ہی نہیں سکتے۔ لیکن حکومتیں تو ان کی ہی ہیں۔ البتہ ہمیں خود اس حوالے سے کچھ کرنا ہوگا۔ کیونکہ اگر ہم زبان کی لذت قربان نہیں کر سکتے تو خود کو کیا قربان کریں گے۔

رضاء الحق: ملائیشیا میں مکڈونلڈ کے خلاف BDS (بائیکاٹ، ڈائیوسمنٹ اور سینکشنز) موومنٹ چل رہی ہے جس کا آغاز 2005ء میں ہوا تھا۔ اگر آپ ان کی ویب سائٹ www.bdsmovement.net پر جائیں تو ساری تفصیل مل جائے گی۔ اس موومنٹ کی بدولت ملائیشیا کے عوام نے مکڈونلڈ کا بائیکاٹ کیا۔ چنانچہ مکڈونلڈ نے BDS کے خلاف 1 ملین ڈالر ہرجانے کا کیس کر دیا ہے کہ تمہاری وجہ سے ہماری سیلز 30 فیصد نیچے گری ہیں اور ملائیشین اکانومی کو نقصان پہنچا ہے۔ مصر، کویت، بحرین، عراق اور یمن وغیرہ کی ویڈیوز شیئر کی گئیں جس میں عوام نے مکڈونلڈ کا بائیکاٹ کیا حالانکہ وہاں پارکنگ میں جگہ نہیں ملتی تھی۔ مجھے انگلینڈ میں وہاں کی الٹرا آرتھوڈاکس کمیونٹی کے ساتھ ملاقات کا تجربہ رہا ہے۔ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ آپ ریاست اسرائیل کے خلاف ہیں تو وہ کہتے تھے کہ ہاں ہم خلاف ہیں۔ لیکن جب ان سے یہ سوال کیا جاتا تھا کہ کیا آپ یقین رکھتے ہیں کہ مسایاح نے آنا ہے تو وہ کہتے تھے کہ ہاں مسایاح نے تو آنا ہے۔ سوال یہ ہوتا تھا کہ جب مسایاح آئے گا تو آپ کیا کرو گے؟ وہ کہتے تھے کہ ہم Holy land میں جائیں گے اور وہاں سے باقی سب کو نکال کر وہاں کنگڈم آف گاڈ آف ارتھ بنائیں گے۔ یعنی بنیاد پرست یہودی اور صہیونیوں میں سوائے اس اختلاف کے اور کوئی فرق نہیں ہے کہ صہیونی کہتے ہیں کہ گریٹر اسرائیل مسایاح کے آنے سے پہلے بننا چاہیے جبکہ دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ اس کے بعد بننا چاہیے۔ اوسلو معاہدہ کے تحت مغربی کنارہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور ایک حصہ فلسطینیوں کو دیا گیا تھا جس میں کھجور کے باغات، پانی کی نہریں وغیرہ تھیں۔ جہاں سے فلسطینی لیبل کے ساتھ کھجوریں برطانیہ میں بھی ایکسپورٹ ہوتی تھیں۔ لیکن جب BDS کی تحریک کی وجہ سے مسلمانوں نے اسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا تو اس کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔ لیکن ہمارے معاشرے خصوصاً حکومتی سطح پر اخلاقی انحطاط بہت زیادہ ہے۔ ہمارے تاجروں کی اکثریت کا بھی حال مختلف نہیں۔

آصف حمید: اس وقت پاکستان میں اسرائیل کے پٹھو اور خیر خواہ وہ لوگ ہیں جو قادیانی ہیں۔ ان کا آفس اسرائیل میں ہے، ان کے لوگوں کی ٹریننگ وہاں پر ہوتی ہے۔ وہ لوگ ہماری معیشت میں رچے بسے ہیں ان کی کمپنیز ہیں۔ ہمارے مسلمانوں کو یہ پتا ہونا چاہیے کہ قادیانی ختم نبوت کے منکر اور اسرائیل کے سپورٹر ہیں لہٰذا قادیانیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ بھی اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی طرح ہی ہونا چاہیے۔

اگر کسی روحانی پیشوا یا مجاور کی جانب سے غزہ کے معاملے پر سرگرمی نظر نہیں آتی تو ایسی روحانیت کے دعوؤں پر بڑا سوالیہ نشان ہے۔

ڈاکٹر عارف صدیقی: قادیانی ہوں یا بہائی ہوں یہ نقب زن ہیں اور لوگ ان کو پہچانتے ہیں۔ لیکن کچھ روحانیت کے علمبردار بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ وہ لوگ جو روحانیت کا کاروبار چلاتے ہیں۔ روحانیت کی ایسوسی ایشنز بنتی ہیں، سرکاری عہدیدار اور بڑے بڑے مجاور وہاں پر بیٹھتے ہیں۔ اگر کسی روحانی پیشوا یا مجاور کی جانب سے غزہ کے معاملے پر سرگرمی نظر نہیں آئی تو ایسی روحانیت کے دعوؤں پر بڑا سوالیہ نشان ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا کے انفلوئنسرز ہیں جن کے لاکھوں فالوورز ہیں لیکن انہوں نے بھی مسئلہ فلسطین کے اوپر آواز نہیں اٹھائی۔ ہمیں اپنی آنکھیں کھولنی چاہئیں اور اس کسوٹی پر دیکھنا چاہیے کہ کون کون اس وقت غزہ کے ساتھ کھڑا ہے، جو طبقات اس وقت غزہ کے ساتھ نہیں کھڑے وہ رحمان کے بندے نہیں ہیں بلکہ وہ شیطان کے بندے ہیں۔

سوال: ایک عام پاکستانی اپنے مظلوم فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ کس طرح اظہار یکجہتی کر سکتا ہے؟

رضاء الحق: ایک عام پاکستانی مسلمان کے لیے اس وقت یہ تو بظاہر ممکن نہیں ہے کہ وہ فلسطین میں جا کر جنگ میں حصہ لے سکے۔ اس حوالے سے قرآن وحدیث کی راہنمائی کو فالو کرنا چاہیے اور سب سے پہلے دعاؤں کا اہتمام کریں۔ دل سے خصوصی اوقات میں اللہ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ پھر نفلی نمازوں اور قنوت نازلہ کا اہتمام کریں۔ پھر گناہوں سے توبہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اسی وقت شامل حال ہوتی ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پھر پرامن احتجاج کریں کیونکہ پاکستان میں ابھی تک اس کی ممانعت نہیں ہے۔ اس کے کئی ذرائع ہیں۔ زبان، قلم اور سڑکوں پر نکلنے سے بھی آپ احتجاج ریکارڈ کروا سکتے ہیں۔ تنظیم اسلامی نے 15 تا 25 دسمبر 2023ء تک حرمت مسجد اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری کے عنوان سے مہم چلائی جس کے تحت سیمینار منعقد کیے گئے، ریلیاں نکالی گئیں اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ عوام کو چاہیے کہ وہ اپنے حکمرانوں پر پریشر بڑھائیں تاکہ وہ کوئی قدم اُٹھائیں اور اس میں علماء، صحافی حضرات، وکلاء، دانشور اور دینی طبقات بہت اہم رول ادا کر سکتے ہیں۔ خود اور اپنے گھر والوں کو فلسطین اور اسرائیل کی تاریخ کا مطالعہ کروائیں۔ پھر یہ کہ فلسطینیوں کی مالی مدد بھی کرنی چاہیے۔ حکومت کی سطح پر کرنے والے کاموں کی طرف بھی تنظیم اسلامی توجہ مبذول کرواتی ہے اور اُمت مسلمہ کی سطح پر کرنے والے کاموں کی نشان دہی بھی کر رہی ہے۔

آصف حمید: اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے ہمیں بہتر راہنمائی ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو تم میں سے برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ بدل دے، پس اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کے ساتھ، پھر اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے دل کے ساتھ اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔'' (صحیح مسلم)

جن کے پاس اختیار اور طاقت ہے، وہ چاہیں تو اسرائیل کو روکنے کے لیے کئی طریقے اختیار کر سکتے ہیں، جن کے پاس ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں ہے وہ زبان سے روکنے کی کوشش کریں، اور جو زبان سے بھی نہیں روک سکتے وہ دل میں تو کم از کم برا جانیں۔ اگر یہ کام نہیں کر رہے تو ایمان بھی مشکوک ہو جاتا ہے۔ ❀❀❀

معرکہ روح وبدن

ریان بن نعمان

(ارضِ مقدس میں جنم لینے والے انسانی المیہ کے تناظر میں)

یہ اجڑا اجڑا چمن کیسا ہے جو بہارِ نو کا منتظر ہے، یہ ویران ویران سی بستی کیسی ہے جو زبانِ حال سے اپنے مٹنے کی کہانی سنا رہی ہے، یہ کھنڈر نما شہر کیسا ہے جو کھنڈر بتا رہے ہیں کہ عمارت عظیم تھی کے مصداق اپنی عظمتِ رفتہ کا پتہ دے رہا ہے، یہ دھویں اور مٹی کا طوفان کیسا ہے جو ایک عظیم تباہی کا تتمہ لگ رہا ہے، یہ مرجھائے ہوئے پھول اور بے رونق کلیاں کیسی ہیں جو موسم خزاں کی شدت کی نشاندہی کر رہی ہیں، یہ خاک وخون میں لتھڑے ہوئے ہزاروں وجودِ انسانی کس کے ہیں جن میں زندگی کے ہونے یا نہ ہونے میں احتمال ہے، یہ سینکڑوں کٹے پھٹے لاشے کس کے ہیں جن کے چہرے اپنی بے بسی اور اپنوں کی بے حسی کی تصویر مجسم ہیں، یہ محفوظ پناہ گاہوں کے متلاشی کون ہیں جن کے ظاہر سے خوف وہراس مگر باطن سے عزم وجزم کی کیفیات نمایاں ہیں، یہ کیسے قلب وجگر رکھنے والے سپوت ہیں جو اپنوں کو دفنانے کے بعد دوسروں کے آنسو پوچھتے نظر آ رہے ہیں، صبر وشکر کے درجاتِ عالیہ پر فائز یہ کیسی مائیں ہیں جو کبھی اپنے جگر کے ٹکڑوں کو قربانی واستقامت کا درس دیتی دکھائی دے رہی ہیں تو کبھی بوقتِ شہادت کلمۂ طیبہ کی تلقین کرتی نظر آ رہی ہیں، یہ آزادی کے متوالے کون ہیں جو جذبہ وجنوں سے سرشار اور تن من دھن کی قربانی کیلئے تیار ہیں، یہ معصوم بچے اور بچیاں کون ہیں جن کی ڈبڈباتی آنکھیں ایک طرف تو وقت کے صلاح الدین ایوبی ؒ اور عمر فاروق ؓ کی کھوج میں ہیں تو دوسری طرف تباہی وبربادی، وحشت ودہشت سے پتھرائی ہوئی ہیں، جن کے کان یا تو اپنوں کی جدائی کی خبریں سن چکے ہیں یا بس............سننے ہی والے ہیں۔ ہاں یہ اندوہناک نقشہ القدس کا ہے، ہاں وہی القدس جو برکتوں والی سرزمین ہے، ہاں وہی القدس جو ہزاروں انبیاء کا مسکن ومدفن اور ان کی روایتوں کا امین ہے، ہاں وہی القدس جو سفرِ معراج کا مبداء بنا، جو توحید کا عظیم الشان مرکز بنا، جو بعد ازاں مسلمانوں کا حرمِ ثالث کہلایا، جس کی خاک قدم بوسیِ سیّد المرسلین ﷺ کی سعادت حاصل کر چکی ہے، جہاں کے نباتات وجمادات منتقلیِ تولیتِ اقصیٰ کے عینی شاہد ہیں، ہاں ہاں یہ وہی القدس ہے جو آج اپنے متولیوں کے لیے مقتل گاہ بنا دیا گیا ہے، اپنے محافظین کے لیے تنگ کر دیا گیا ہے، اپنے فدائین کے لیے جائے آزمائش بنا دیا گیا ہے۔

دینِ اسلام انسانی مساوات کا علم بردار ہے اور معیارِ تکریم وشرف تقویٰ کو قرار دے کر معاشرے کو ایک صحت مند بنیاد پر پروان چڑھانا چاہتا ہے۔ معاشرہ افراد سے بنتا ہے لہٰذا معاشرے کی مجموعی اُٹھان افراد کی سیرت وکردار پر منحصر ہوا کرتی ہے، گویا معاشی ومعاشرتی وسیاسی سطح پر ایک مضبوط، پاکیزہ اور پُرامن معاشرہ اُس معاشرے کے افراد کے انفرادی سیرت وکردار کی بلندی کی دلیل اور عظمتِ اخلاق کی علامت ہوتا ہے۔ افراد کے خارج (عالم اکبر) میں قیامِ امن ممکن نہیں ہوسکتا جب تک دل کی دنیا (عالم اصغر) سے انتشار وبے چینی کو رفع نہ کیا جائے۔ اس انتشار وافسادِ قلب کے اختتام کی کوئی شکل بجز اس کے موجود نہیں ہے کہ خالق ومخلوق سے متعلق نفسِ انسانی میں اٹھنے والے سوالات کے تسلی بخش جوابات نہ فراہم کر دیے جائیں اور اس فراہمی جوابات کی کوئی صورت اس کے علاوہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، رسول خدا ﷺ، اخروی حیات اور دیگر امورِ غیبی پر ایمان وتیقن اور اعتماد واسناد رکھا جائے۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ معاشرے کے امن واستحکام کی حقیقی اور واحد اساس ایمان ہے اور معاشرے میں امن وسلامتی کی صورتحال بلاواسطہ متعلق ہے افراد کی ایمانی کیفیات سے، اعتقادات وایقان سے، افکار ونظریات سے۔ فرقانِ حمید اسی نظریہ کو اجمالاً یوں بیان کرتا ہے:

﴿فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝﴾

(الانعام) ''پس دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ بے خوفی واطمینان کا مستحق ہے؟ بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا حقیقت میں تو امن انہی کے لیے ہے اور راہِ راست پر وہی ہیں۔''

اگر کسی فرد کے نظریات کی بنا ہی دہشت گردی پر ہو، افکار کی اُٹھان ہی بربریت پر ہو، دیگر نوعِ انسانی سے اسقاطِ حقِ انسانیت ہی اس کے اعتقادات کا جزو لاینفک ہو، فساد وتخریب ہی اس کا نصب العین ہو، عبادتِ نفس وشیطان اور کینہ وبغض وحسد وعداوت کے ظلمات سے اس کی دل کی دنیا اندھیر ہو، تو کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ خارج میں فروغِ امن اور اشاعتِ سلامتی کا ذریعہ بنے گا۔ ذرا تصوّر تو کریں کہ اگر ایک پورا معاشرہ ہی ایسے وحشی درندے نما انسانوں پر مشتمل ہو اور ستم در ستم یہ کہ اقوامِ عالم کی باگ ڈور بھی انہی کی خون آشام ہاتھوں میں ہو تو زمین میں انتشار واضطراب کی اور کیا توجیہ پیش کی جائے گی، بازارِ کشتو خون کے گرم ہونے کو اور کس سبب کے ساتھ ملحق کیا جائے گا، بے رحمی اور ظلم وتشدد کی انتہا کو آخر کس منبع سے متعلق کیا جائے گا۔

ربِّ کائنات ہر دور میں ایسے سخت گیروں کو انسانیت کے امتحان کے لیے مسلط کرتا رہا ہے۔ دورِ حاضر میں اس پوری تصویر کا کامل انطباق اگر کسی معاشرے پر ہوسکتا ہے تو وہ یہودی وصیہونی معاشرہ ہے۔ ان کے عقائد میں یہ بات بڑی نمایاں ہے کہ انسان کہلانے کے حقدار اور اس عنوان کے تحت ملنے والے حقوق ومراعات کے اصلاً مستحق تو صرف یہود ہیں، غیر یہود تو عوام کالانعام کے مانند ہیں کہ جیسے چاہیں ہم ان سے سلوک روا رکھیں۔ فلسطین میں بالعموم پون صدی سے اور بالخصوص گزشتہ ایام سے جاری صیہونی بربریت کے پیچھے اصلاً یہی نظریات کار فرما ہیں جو صیہونی طاقتوں کی ظالمانہ وجابرانہ اور رحم کے ہر عنصر سے عاری ذہنیت کے عکاسی وترجمانی کر رہے ہیں۔ مذہبی اعتقادات ونظریات کی تضاد ہی نہیں تصادم کے علی الرغم عالمی طاقتوں خصوصاً عیسائی دنیا کی غیر مشروط پشت پناہی پنجۂ یہود کی مضبوط گرفت اور مکارانہ وشاطرانہ حربوں کی گہرائی کا پتہ دے رہی ہے کہ انسانی حقوق حتیٰ کہ حقوقِ حیوانات کے علمبردار یورپی ممالک القدس کی آہ وبکا، تڑپتے لاشوں، مچلتے زخمیوں، سسکتے بچوں، دہائیاں دیتی عورتوں، قربان ہوتی جوانیوں کو نظرانداز کر کے دھونس ودھمکی اور مغرب کے پاؤں چاٹتے ہوئے ناجائز طور سے وجود میں آنے والے غاصب وقابض وقاتل اسرائیل کی

پیٹھ ٹھونکتے نظر آ رہے ہیں۔ جانوروں کے پامالی حقوق پر واویلا مچانے والوں اور والیوں کو فلسطین میں یہ انسانی المیہ جنم لیتا ہوا نظر نہیں آتا، حقوق نسواں کے محافظوں کو غزہ میں ظلم وستم کا نشانہ بنتی صنفِ نازک پریشان نہیں کرتی، بچوں کے حقوق کی ضامن بننے والی تنظیموں کو ننھی جانوں کے ضیاع پر مشتمل یہ ہوش رُبا اعداد نہیں ستاتے؟؟ لعجب! ثم العجب! ثم العجب!!!

غیروں سے شکوہ کے بعد ذرا اپنوں کے احوال بھی ملاحظہ ہوں .... گزشتہ صدی میں جب اغیار اپنے اقتدار کی بساط لپیٹ رہا تھا اور سلطنتِ اسلامیہ کی وحدت میں سرحدوں کی لکیریں کھینچ کر اسے ممالک میں تقسیم کر رہا تھا (یہی زمینی لکیریں ہیں جو آج قلبی دراڑوں میں تبدیل ہو چکی ہیں) تو جاتے جاتے اپنا فرسودہ نظام اور اس کے رکھوالے (جو ظاہر ہے کہ مغربی فکر کے دلدادہ اور سامراجی حکومتوں کے پٹھو تھے) چھوڑ گیا۔ انہی پٹھوؤں کی معنوی اور نسلی اولادیں آج مسلم امت پر مسلط ہیں کہ جن کو اپنی زیرِ تسلط زمین کے باسیوں سے ہی وفاداری نہیں ہے کجا یہ کہ کئی لکیریں پار کر کے ''دوسروں'' کی غمخواری کریں۔ جن کٹھ پتلیوں کی باگیں ہی کہیں اور سے ہلتی ہوں، جن کا قبلہ ہی کبھی ماسکو کبھی بیجنگ تو کبھی واشنگٹن ہو، جن کی افواج ہی طاغوتی قوتوں کے ذہنی وعملی غلام ہوں، جن کے فیصلے ہی ''بیرونی آقاؤں'' کی مداخلت بغیر ادھورے رہتے ہوں، جن کی پالیسیاں ہی خود مختار نہ ہوں، جن کی مراعات ہی کی کوئی انتہا نہ ہو، جن کے گہرے مفادات نظامِ باطل سے وابستہ ہوں، جن کے قلوب ہی حلاوتِ ایمانی اور دینی حمیت وغیرت سے یکسر خالی ہوں، جن کا گفتار وکردار ہی
؎ وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود کے مصداق اغیار سے مرعوبیت کا مظہر ہو، جن کے اذہان ہی فرنگی ساخت کے ہوں تو کوئی سلیم الفطرت اور ذی عقل وشعور انسان کیوں کر ان سنگ دلوں سے مصیبت زدوں کی امداد اور مظلوموں کے لیے اقدام کی امید لگا کر اپنے توقعات کا خون کرے۔ البتہ مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ کی امید کے ساتھ ان سے گزارشات، معروضات، التجائیں کرتے رہیں گے کہ یہی ہمارے بس میں بھی ہے اور ہماری ایمانی غیرت وحمیت کا تقاضہ بھی۔

؎ ایک طرزِ تغافل ہے سو وہ تم کو مبارک
ایک عرضِ تمنا ہے سو وہ ہم کرتے رہیں گے

پاکستان جو مرضِ اسرائیل کے علاج کے طور پر وجود میں آیا تھا، آج اپنے فلسطینی بھائیوں، بہنوں، بزرگوں کے زخموں پر مرہم رکھنے سے قاصر ہے۔ عربوں کی پر تعیش زندگی نے انہیں کھوکھلا کر دیا ہے۔ غیر عرب کو بھی عملی ونظری سطح پر مادہ پرستی، الحاد، سیکولر اور جدیدیت کے اندھیروں نے اپنی ظاہری چک و چوند میں گم کر کر ایمانی رمق کو انتہائی مدہم کر دیا ہے کہ انہیں آج نہ جائے مقتل سے اٹھنے والی بوئے خونِ شہیداں سونگھائی دیتی ہے، نہ دہائیاں دیتی، چیختی چلاتی صدائے پریشاں کچھ ستاتی ہے۔ نہ بے گور وکفن لاشوں کی کثرت دل میں کچھ ہلچل مچاتی ہے، نہ علاج کی سہولیات سے محروم، بے یار و مددگار زخمیوں کے زخم ان کی آنکھوں کی نمی میں کچھ اضافہ کرتے ہیں بلکہ اس کے علی الرغم عالمِ اسلام میں حزب الشیطان کی کارروائیوں میں زبردست اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جس کے نمونے تو کبھی کنسرٹس میں تھرکتے اجسام کی شکل میں سامنے آتے ہیں، تو کبھی گیند بلے کے تماشوں میں دھڑکتے قلوب کی صورت میں عیاں ہوتے ہیں، کبھی تعلیمی اداروں سے آنے والی نازیبا ویڈیوز سے واضح ہوتے ہیں، تو کبھی قضیۂ فلسطین سے اظہارِ بیزاری کے ذریعے آشکارا ہوتے ہیں، کبھی حماس کے 7 اکتوبر کے حملے کو معصوم جانوں کے ضیاع اور خودکشی کے مترادف گردانتے سے نظر آتے ہیں، تو کبھی شقاوتِ قلبی کی انتہا پر پہنچتے ہوئے اسرائیل کی حمایت میں دلائل پیش کرنے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ غرض معاشرے کے مختلف طبقات کی مختلف کیفیات ہیں، جہاں ان رذیل کیفیات کے حامل، اسفل سافلین کے طبقے سے متعلق گروہِ انسانی اپنی مستیوں، راگ رنگینیوں میں مست ہے تو وہیں زندہ ضمیر رکھنے والے، امت کا درد رکھنے والے، دنیا کے کسی بھی خطے اور بالخصوص فلسطین کے مسلمانوں پر گزرنے والے ایک ایک کرب کو اپنے دل میں محسوس کرنے والے، رات کے پہروں میں بہتی آنکھوں اور کانپتے ہاتھوں کے ساتھ اپنے مظلوم بھائیوں، بہنوں، بچوں کی مظلومیت کا شکوہ ربِ المستضعفین کی بارگاہ میں کرنے والے، سوزِ دل اور نفسِ گرم سے معمور بے باک تقاریر وتحاریر کے ذریعے امت کے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑنے والے، فلسطینی علم تھامے اسرائیل مخالف اور فلسطینیوں کے حق میں نعرے لگاتے، سڑکوں اور میدانوں کو پُر کرنے والے باغیرت، باہمت، پُرعزم اور غیور رجال کار کی بھی ایک کثیر تعداد منظرِ عام پر ہے۔ حیرت انگیز طور پر اسرائیل مخالف فلسطینیوں کے حق میں قول وفعل سے اظہارِ جذبات کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد ان غیر مسلموں کی بھی ہے جن کی فطرت کسی درجہ ظلماتِ تعصب سے سلامت ہے، یہ صورتحال نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے لیے ایک لمحہ فکریہ اور گریبانوں میں جھانکنے کی داعی ہے بلکہ جسدِ غیرتِ ملّی کے رخسار پر ایک زناٹے دار طمانچہ بھی ہے۔

دربارِ نبوی ﷺ سے امتِ مسلمہ کو ایک جسدِ واحد قرار دیا گیا ہے کہ اگر آنکھ دُکھے تو سارا جسم اس کی تکلیف محسوس کرے مگر کیا کیجیے اُس شل اور بے حس وجود کا کہ جس کو اپنے ایک جزء کے کٹنے کا احساس ہی نہیں ہو پا رہا ہو۔ ملتِ اسلامیہ کو ایک عمارت کی اینٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ باہم مربوط ومضبوط ہوتی ہیں مگر کیا کیجیے اس کھوکھلی عمارت کی اینٹوں کا کہ جن کا ایک دوسرے کے لیے ذریعۂ تقویت بنتا تو درکنار اپنے قیام وجود ہی کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ ایک حساس دل رکھنے والے، تمنائے شہادت رکھنے والے، جذبۂ قربانی رکھنے والے، سوزِ جگر رکھنے والے مسلمان کے لیے کیا اعصاب شکن مقامِ آزمائش ہے، انتہائی بے بس اور مجبورِ محض کی سی کیفیت ہے کہ وہ مالکِ کون ومکاں سے صرف دعائیں ہی کر سکتا ہے، فقط مالی امداد ہی کر سکتا ہے (اور اس مالی امداد کے لیے بھی دعا ہی کہ وہ وہاں تک پہنچ جائے) اور بارگاہِ خداوندی میں اپنے عذرِ بے بسی کو وسیلۂ معذرت ہی بنا سکتا ہے اس حال میں کہ یہ دعوتِ ربانی وشکوۂ مظلوماں اس کے دل کو چیر اور اس کے بدن کو جھنجھوڑ رہی ہوتی ہے: ﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾﴾ (النساء) ''اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم قتال نہیں کرتے اللہ کی راہ میں' اور ان بے بس مردوں' عورتوں اور بچوں کی خاطر جو مغلوب بنا دیے گئے ہیں' جو دُعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار' ہمیں نکال اس بستی سے جس کے رہنے والے لوگ ظالم ہیں۔ اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی حمایتی بنا دے' اور ہمارے لیے خاص اپنے فضل سے کوئی مددگار بھیج دے۔''

ایک بار پھر دنیا اور ہوس کے بزدل پجاریوں کا اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے نڈر غلاموں سے معرکہ چھڑا ہوا ہے۔ ایک طرف مادیت کی دبیز تہہ میں لپٹے ہوئے کرائے کے سپاہی ہیں تو دوسری طرف سرتا پا روحانیت میں مستغرق اور توکل علی اللہ کی معراج، مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں۔ ان جواں مردوں نے فضائے بدر تو پیدا کر دی

ہے، کیا عجب کہ فرشتوں کا نزول بھی ہو رہا ہو۔ اسی کیفیت کی بہترین عکاسی ''قافلۂ ملّی کے حُدی خواں'' کے ان اشعار میں ملتی ہے:

دنیا کو ہے پھر معرکۂ رُوح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو اُبھارا
اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا
تقدیرِ اُمم کیا ہے، کوئی کہہ نہیں سکتا
مومن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارا

ربِّ ذوالجلال کے حضور دست بستہ یہ التجا ہے کہ امت مسلمہ کے احوالِ دنیوی واخروی کو درست فرما دے، ان پر ہونے والے ظلم وستم کو امن سکون وعافیتِ کاملہ سے بدل دے، مسجد اقصیٰ اور اس کے محافظوں کی حفاظت کا انتظام فرما دے، ان کی زخمیوں کو شفائے کاملہ عاجلہ دائمہ مستمرہ اور ان کے شہیدوں کو جنت الفردوس میں درجۂ عالیہ عطا فرما دے، روزِ قیامت اپنے حبیب ﷺ اور اپنے ان محبوبوں کے روبرُو رسوائی سے ہماری حفاظت فرما دے۔ اے ارحم الرّاحمین! اے اکرم الاکرمین! اے وہ کہ انتظام وانصرامِ ارض وسماء جس کے قبضہ قدرت میں ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ اپنی حرکت میں جس کے اذن کا محتاج ہے، واقعات جس کے کلمۂ کُن سے جنم لیتے ہیں، قلوب العباد جس کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، اے خدائے بزرگ وبرتر! تیری زمین فساد سے پُر ہو چکی اور مفسدین ہر قانونِ دنیوی سے بالاتر دندناتے پھر رہے ہیں، اے اللہ العالمین! ہم اعتراف کرتے ہیں اپنی کمزوری کا، وسائل کی دستیابی کے باوجود ان کے صحیح استعمال پر عدمِ قدرت کا، اے اللہ! تو کمزوروں کا رب ہے اور تو ہمارا بھی رب ہے! تو ہمارے بھائیوں، بہنوں، بچوں، بزرگوں کو کس کے حوالے کر رہا ہے، ایسے وحشی درندوں کے حوالے کہ انسانیت جن کو چھو کر نہیں گزری، ایسے انسان نما حیوانوں کے حوالے کہ سفاکیت جن کے ناپاک خون کے ہر خلیے میں شامل ہے، اے ربِ المستضعفین! اپنے ان مظلوم بندوں کو اپنے چہرے کے نور کی پناہ عنایت فرما کہ جس سے تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس پر دنیا وآخرت کے معاملات درست ہوئے کہ تو ان پر یا ہم پر اپنا غضب نازل کرے یا تیرا عتاب ان پر یا ہم پر وارد ہو، تیری ہی رضا مطلوب ہے یہاں تک کہ تو خوش ہو جائے اور تیرے بغیر کوئی زور اور طاقت نہیں۔۔ ولا حول ولا قوّۃ الا باللہ!

۞۞۞

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۭ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸۰﴾

''اور اگر قرض دار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک' اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہو اگر تم جانو۔'' (البقرہ)

اس آیت مبارکہ میں اللہ ربّ العزت نے قرض خواہ کو حکم دیا ہے کہ اگر مقروض تنگ دست ہو تو وہ اسے آسانی حاصل ہونے تک مہلت دے۔ یہاں ''اقتضاء النّص'' یہی ہے کہ قرض خواہ بغیر کسی مالی منفعت کے یہ مہلت دے' کیونکہ مذکورہ آیت میں تو قرض خواہ کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ اگر مقروض زیادہ تنگ دست ہو تو وہ اسے یہ رقم صدقہ کر دے' اس دستور کے برعکس جو حرمتِ سود کے متعلق احکام نازل ہونے سے قبل عرب میں رائج تھا' یعنی مقروض اگر مقررہ مدت تک قرض کی واپسی کرنے سے معذور ہوتا تو اسے زائد رقم کے عوض مزید مہلت دی جاتی تھی' جیسا کہ کئی مفسرین نے نقل کیا ہے۔ بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 629 دن گزر چکے!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات (28 دسمبر 2023ء تا 2 جنوری 2024ء)

جمعرات (28-دسمبر) کو مرکزی اُسرہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔ بعد نمازِ ظہر ایک رفیق کی بیٹی اور ایک رفیق کے بیٹے کا نکاح پڑھایا۔

جمعہ (29-دسمبر) کو قرآن اکیڈمی ڈیفنس کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ شام کو سکھر حلقہ کے دورہ کے لیے نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان کے ہمراہ روانگی ہوئی۔ رات 12:00 بجے کراچی سے بذریعہ نیشنل ہائی وے سکھر پہنچے۔ رات کا قیام حلقہ کے مرکز سکھر میں کیا۔

ہفتہ (30-دسمبر) گیارہ بجے حلقہ کے رفقاء سے اجتماعی ملاقات کا سیشن ہوا۔ رفقاء کی حاضری حوصلہ افزا تھی۔ اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن پاک کے ساتھ ہوا۔ امیر حلقہ نے حلقہ کا مختصر تعارف اور جائزہ پیش کیا۔ اس کے بعد رفقاء سے فرداً فرداً تعارف حاصل کیا اور سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ اس کے بعد پہلے مبتدی اور بعد میں ملتزم رفقاء نے بیعت مسنونہ کی سعادت حاصل کی۔ 3 بجے سے عصر تک حلقہ کے ذمہ داران سے سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ نمازِ عصر کے بعد پروفیسر ڈاکٹر محمد خالد شفیع صاحب کی وساطت سے آئی۔ بی۔ اے یونیورسٹی سکھر کے پروفیسرز حضرات (ملتزم احباب) سے ملاقات ہوئی۔ بعد نماز مغرب ''مسجد اقصیٰ اور فلسطین کی پکار اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر ایک مسجد میں خطاب عام ہوا۔ بعد نماز عشاء صادق آباد کے لیے روانہ ہوئے۔ رات کا قیام محترم محمد نسیم چوہدری صاحب (امیر مقامی تنظیم اسلامی صادق آباد جنوبی) کی رہائش گاہ پر رہا۔

اتوار (31-دسمبر) بعد نماز فجر محلے کی مسجد (تفہیم القرآن) میں درس قرآن ہوا جس کا عنوان ''نبی کریم ﷺ کا مقصد بعثت اور ہماری ذمہ داریاں'' تھا۔ ناشتہ کے بعد مقامی ذمہ داران سے ملاقات کی اور سوال وجواب کی نشست ہوئی 11 تا 1 بجے تک شہریار مسجد صادق آباد میں کل رفقاء کا اجتماع ہوا۔ امیر حلقہ نے شرکاء کا تعارف پیش کیا۔ پھر سوال وجوابات کی نشست ہوئی۔ قبل نماز ظہر اجتماع کا اختتام ہوا۔ پہلے مبتدی اور بعد میں ملتزم رفقاء نے اجتماعی بیعت مسنونہ کی سعادت حاصل کی۔ بعد نماز ظہر ایک رفیق کی بہن کے نکاح کا خطبہ دیا اور گفتگو فرمائی۔ ظہرانے کا اہتمام محترم زبیر شہریار صاحب (ملتزم حبیب) کے گھر پر تھا۔ کھانے پر ان سے ملاقات ہوئی۔ نماز عصر کے بعد ایک معروف عالم دین سے ملاقات ہوئی۔ نماز مغرب کے بعد مدرس البنات کالج (ایم۔ ٹی۔ بی۔ ہال) پہنچے جہاں ''مسجد اقصیٰ اور فلسطین کی پکار اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر ایک گھنٹہ خطاب عام ہوا۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد رحیم یار خان روانگی ہوئی۔ رات کا قیام محترم سہیل خورشید صاحب کی رہائش گاہ پر تھا۔

پیر (یکم جنوری 2024ء) بعد نماز فجر مسجد عائشہ (عباسیہ ٹاؤن) رحیم یار خان میں درس قرآن ہوا، جس کا عنوان ''نبی کریم ﷺ کا مقصد بعثت اور ہماری ذمہ داریاں'' تھا۔ شرکاء کی تعداد 30 سے 40 تک تھی۔ 11 بجے سے دوپہر ایک بجے تک علاقے کے علماء، اساتذہ اور اہل علم سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مسجد شفاء ماڈل ٹاؤن رحیم یار خان میں بعد نماز ظہر ''مسجد اقصیٰ اور فلسطین کی پکار اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ وہاں سے کراچی واپسی ہوئی۔ اس دوران امیر حلقہ اور نائب ناظم اعلیٰ بھی امیر محترم کے ہمراہ رہے۔

منگل (02-جنوری) کو معمول کی مصروفیات کے علاوہ بعد نمازِ عشاء قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں ایک نکاح پڑھایا۔ نائب امیر سے مسلسل آن لائن رابطہ رہا۔

تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام ملک گیر
''حرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم
(حلقہ جات کی تکمیلی رپورٹس)
(15 دسمبر تا 25 دسمبر 2023ء)

مرتب: وقار احمد

پاکستان بھر میں تنظیم اسلامی کے حلقہ جات کے تحت ''حرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے دوران سرگرمیوں کی رپورٹس ذیل میں درج ہیں:

مرکزی شعبہ نشر و اشاعت

مرکزی ناظم نشر و اشاعت نے مہم کے حوالے سے مرکزی اسرہ کے عاملہ اجلاس میں سفارشات پیش کیں۔ شعبہ نے عوام الناس کے لیے ہینڈ بل (ایک ورقہ) اور خواص کے لیے بروشر (سہ ورقہ) کا مواد فراہم کیا۔ شعبہ نے 15 سلوگنز کی اُردو عبارت فراہم کی۔ مہم کے دوران مرکزی شعبہ نشر و اشاعت نے متعدد پریس ریلیز ز جاری کیں۔ (13، 14، 15، 17، 24، 26 دسمبر 2023ء) 15 دسمبر 2023ء کو لاہور میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں امیر محترم نے خطاب فرمایا۔ پریس کانفرنس کے دوران 92 نیوز، ٹیلون ٹی وی اور ایکسپریس ٹی وی کے نمائندے موجود تھے۔ مرکزی شعبہ سمع و بصر نے ریکارڈنگ کی۔ امیر محترم کے خطاب کے اختتام پر صحافیوں نے سوالات کیے جن کے امیر محترم نے بھرپور جواب دیے۔ مرکزی ناظم بیت المال فیصل منصوری صاحب بھی شریک رہے۔ پریس کلب میں صحافیوں کو تنظیم اسلامی کے 2024ء کے کیلنڈر دیے گئے۔ پریس کانفرنس کی خبر 6 اخبارات نے شائع کی اور 3 ٹی وی چینلز پر ٹکرز چلے۔ حلقہ کراچی شرقی کے ناظم نشر و اشاعت ڈاکٹر محمد رفیع رضا نے نیوز ون پر ٹکرز چلوائے۔ پریس کانفرنس کا تعارفی چوکھٹا ندائے خلافت شمارہ نمبر 49 (2023ء) میں شامل کیا گیا۔ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام 17 دسمبر 2023ء بروز اتوار لاہور میں ''لہو لہو فلسطین اور مسجدِ اقصیٰ کی پکار!'' کے عنوان سے ایک سیمینار کا انتظام و انصرام کیا اور مرکزی ناظم نشر و اشاعت نے تقریر کی۔ سیمینار کے خطابات اور دیگر اہم نکات کی تفصیلات ندائے خلافت کے شمارہ نمبر 49 (2023) میں شامل کی گئیں۔ مہم کے دوران 24 دسمبر 2023ء کو اسلام آباد کے سیمینار میں مرکزی ناظم نشر و اشاعت نے شرکت و تقریر کی۔ 17 دسمبر 2023ء کو گجرات (حلقہ گوجرانوالہ)، 23 دسمبر 2023ء کو پشاور اور 24 دسمبر 2023ء کو اسلام آباد میں سیمینار منعقد کیے گئے۔ گجرات، اسلام آباد اور کراچی کے سیمینارز کی رپورٹس ندائے خلافت کے شمارہ نمبر 02، 2024ء میں شامل کی گئیں۔ شعبہ نشر و اشاعت نے اسلام آباد اور کراچی کی سیمینارز کی پریس ریلیز بنانے میں بھی معاونت کی۔ ندائے خلافت کے شمارہ جات 47، 48 اور 49 میں مہم سے متعلق منتخب مرکزی مواد (بشمول ہینڈ بل، بینرز) کو شامل کیا گیا۔ امیر محترم کے مہم سے متعلق خطابات جمعہ اور قضیہ فلسطین کے موضوع پر چند مضامین اور اشعار کو بھی شامل کیا گیا۔ انگریزی مضامین بھی شامل کیے گئے۔ مہم کے دوران ''زمانہ گواہ ہے'' کا خصوصی پروگرام 22 دسمبر 2023ء کو نشر کیا گیا۔ (ون ٹو ون حماس کے ترجمان ڈاکٹر خالد قدومی صاحب کے ساتھ) مہم کے دوران تنظیم اسلامی کے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) اکاؤنٹ سے موضوع کے اعتبار سے ٹویٹس پوسٹ کی گئیں۔ رپورٹ: رضاء الحق (نائب ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ بلوچستان

''حرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ بلوچستان، مقامی تنا ظیم کوئٹہ شالی اور کوئٹہ جنوبی کی جانب سے 1250 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے، 8 ٹی بورڈز اور 250 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 3 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 267 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، 150 گاڑیوں اور رکشوں پر اسٹیکرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ کارنر میٹنگ اور وفود سے ملاقات کا بھی اہتمام کیا گیا۔

رپورٹ: اقتدار احمد (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ کراچی شرقی

حلقہ کراچی شرقی کے زیر اہتمام ''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں مقامی تنا ظیم رضوان سوسائٹی، ملیر، گلزار ہجری، سرجانی ٹاؤن، نیو کراچی، گلشن معمار اور بحریہ ٹاؤن کی جانب سے 40000 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے، 10 ٹی بورڈز، 12 پول ہینگرز، 140 بینرز اور 290 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 9 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 110 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 2 خطابات جمعہ ہوئے، 1505 خصوصی کتب برائے مہم دی گئیں، اس کے علاوہ 14 کارنر میٹنگز کی گئیں اور فیملی دعوتی اجتماع بعنوان حرمت مسجد اقصیٰ کا اہتمام کیا گیا۔

رپورٹ: فرخ بن وحید (معتمد)

حلقہ کراچی وسطی

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ کی سطح پر 2000 ہینڈ بلز تقسیم ہوئے اور 2 مظاہروں کا انعقاد کیا گیا۔ مقامی تنا ظیم شاہ فیصل، بنوری ٹاؤن، گلشن اقبال، گلشن جمال، راشد منہاس جوہر، قرآن مرکز جوہر، سندھ بلوچ اور ماڈل کالونی کی جانب سے 7500 بروشرز اور 36000 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے، 58 ٹی بورڈز، 117 بینرز، 10 پول ہینگرز اور 210 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 23 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 232 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 3 خطابات جمعہ ہوئے، 3 دعوتی کیمپ لگائے گئے، حلقہ قرآنی میں مہم پر گفتگو ہوئی اور 3 دعوتی اجتماعات منعقد کیے گئے۔

رپورٹ: محمد کامران جمیل (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ کراچی جنوبی

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ کی سطح پر 7000 ہینڈ بلز تقسیم ہوئے، 17 بل بورڈز لگائے گئے، 10 علماء کرام کو خطوط دیے گئے اور ایک خصوصی اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ مقامی تنا ظیم لانڈھی، کورنگی شرقی، کورنگی غربی، کورنگی وسطی، سوسائٹی، اختر کالونی، ڈیفنس، کلفٹن، قرآن اکیڈمی اور اولڈ سٹی کی جانب

سے 27500 بروشرز اور 16000 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 10 ٹی بورڈز، 179 بینرز، 200 پول ہینگرز، 17 بل بورڈز اور 387 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 10 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 357 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 68 خطابات جمعہ ہوئے۔ اس کے علاوہ 4 خصوصی خطابات، 7 کارنر میٹنگز اور 2 دعوتی کیمپس کا بھی اہتمام کیا گیا۔

رپورٹ: **سرفراز احمد خان** (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ کراچی شمالی

حلقہ کراچی شمالی کے زیر اہتمام ''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں مقامی تنظیم فیڈرل بی ایریا، ناظم آباد، شادمان ٹاؤن، بلدیہ ٹاؤن، اورنگی ٹاؤن اور نارتھ ناظم آباد کی جانب سے 26500 بروشرز اور 15100 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 20 ٹی بورڈز، 109 بینرز، 168 پول ہینگرز، 2 بل بورڈز اور 500 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 66 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 206 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 14 خطابات جمعہ ہوئے، 16 حلقہ قرآنی میں مہم پر گفتگو ہوئی، 27 کارنر میٹنگز کی گئیں اور مہم کی مناسبت سے مساجد کے آئمہ سے خصوصی ملاقاتیں کیں، 26 کارنر میٹنگز کی گئی اور 2 مقامات پر غزہ کیمپ بھی لگائے گئے۔

رپورٹ: **ذیشان حفیظ خان** (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ حیدر آباد

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ حیدر آباد، مقامی تنظیم سٹی حیدر آباد، قاسم آباد، لطیف آباد، ٹنڈو آدم اور نوابشاہ کی جانب سے 6200 بروشرز اور 14300 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 65 ٹی بورڈز اور 61 بینرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 10 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا اور 35 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔ مہم کے حوالے سے ایک اجتماع ہوا، ایک کیمپ لگایا گیا اور 4 خطابات جمعہ ہوئے۔

رپورٹ: **رحیم مرزا بیگ** (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ سکھر

حلقہ سکھر کے زیر اہتمام ''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں مقامی تنظیم شاہ پنجو، صادق آباد جنوبی، صادق آباد شمالی اور 3 اسرہ جات کی جانب سے 3000 بروشرز اور 8000 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 22 ٹی بورڈز 25 رکشہ فلیکسز، 91 بینرز اور 85 پول ہینگرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 4 مقامات پر مظاہرے بھی کئے گئے۔ 255 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 9 خطابات جمعہ ہوئے اور 2 حلقہ قرآنی میں مہم کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔

رپورٹ: **نصر اللہ انصاری** (معتمد)

حلقہ جنوبی پنجاب

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ جنوبی پنجاب کی سطح پر 3000 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے اور 15 بینرز لگائے گئے۔ مقامی تنظیم ملتان شہر، ملتان غربی، ملتان شمالی، گل گشت، نیو ملتان، ممتاز آباد، ملتان کینٹ، بہاولپور اور 2 منفرد اسرہ جات کی جانب سے 220 رکشہ فلیکسز لگائے گئے، 500 بروشرز اور 19000 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ 2 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 450 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا اور مہم کے موضوع پر 10 خطابات جمعہ ہوئے۔

رپورٹ: **محمد عبداللہ قادری** (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ سرگودھا

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ سرگودھا کی سطح پر 225 بروشرز اور 6200 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے، 85 بینرز اور 42 پول ہینگرز لگائے گئے، ایک مقام پر مظاہرہ بھی کیا گیا، 45 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا اور انہیں امیر محترم کا پیغام پہنچایا گیا۔ مقامی تنظیم سرگودھا غربی، سرگودھا شرقی، میانوالی اور 3 منفرد اسرہ جات کی جانب سے 2775 بروشرز اور 13800 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 115 بینرز، 70 پول ہینگرز اور 70 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 4 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 255 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 6 خطابات جمعہ ہوئے، 18 مقامات پر کیمپ لگائے گئے، حلقہ قرآنی میں مہم کو موضوع بنایا گیا اور انفرادی ملاقاتیں کر کے مہم کے حوالے سے آگاہی دی گئی۔

رپورٹ: **محمد ہارون شہزاد** (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ بہاول نگر

حلقہ بہاول نگر کے زیر اہتمام ''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں مقامی تنظیم ہارون آباد شرقی، ہارون آباد غربی، فورٹ عباس، چشتیاں، بہاول نگر، مروٹ، حاصل پور، منچن آباد اور 3 منفرد اسرہ جات کی جانب سے 7000 بروشرز اور 6500 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 59 ٹی بورڈز، 26 بینرز اور 300 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 9 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 255 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 16 خطابات جمعہ ہوئے اور 50 حلقہ قرآنیہ میں بھی مہم کا تذکرہ کیا گیا۔

رپورٹ: **محمد عامر** (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ ساہیوال

حلقہ ساہیوال کے زیر اہتمام ''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں مقامی تنظیم پاکپتن، ساہیوال، وہاڑی، حویلی لکھا، بورے والا اور 2 منفرد اسرہ جات کی جانب سے 3000 بروشرز اور 12000 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 29 بینرز، اور 111 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 5 مقامات پر ریلیوں کا انعقاد کیا گیا، 150 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 29 خطابات جمعہ ہوئے، 2 مقامات پر دعوتی اجتماع منعقد کیے گئے اور مہم کی مناسبت سے 3 آگاہی کیمپس بھی لگائے گئے۔

رپورٹ: **عبدالخالق صدیقی** (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ فیصل آباد

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ فیصل آباد نے 450 بروشرز اور 2000 ہینڈ بلز تقسیم کیے، 20 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا اور مہم کے موضوع پر 05 خطابات ہوئے۔ مقامی تنظیم فیصل آباد غربی، پیپلز کالونی، فیصل آباد شمالی، مدینہ ٹاؤن، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، فیصل آباد جنوبی، جڑانوالہ روڈ اور فیصل آباد وسطی

کی جانب سے 5000 بروشرز اور 14200 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 21 ٹی بورڈز، 57 بینرز، 10 پول ہینگرز اور 200 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ ایک مقام پر مظاہرے کا انعقاد کیا گیا، 257 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 16 خطابات جمعہ ہوئے، 2 دعوتی کیمپ لگائے گئے، 4 دعوتی اجتماعات منعقد کیے گئے، ایک حلقہ قرآنی میں مہم پر گفتگو ہوئی اور مقامی وفود سے ملاقاتیں کی گئیں۔

رپورٹ: محمد رشید عمر (ناظم نشرواشاعت)

حلقہ لاہور غربی

حلقہ لاہور غربی کے زیر اہتمام ''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں مقامی تناظیم سمن آباد، ٹاؤن شپ، ماڈل ٹاؤن، علامہ اقبال ٹاؤن، گارڈن ٹاؤن، جوہر ٹاؤن، واپڈا ٹاؤن، لاہور وسطی، چوہنگ، شیخو پورہ جنوبی، شیخو پورہ شمالی، انجینئرز ٹاؤن، بحریہ ٹاؤن اور ایک منفرد اسرہ کی جانب سے 5550 بروشرز اور 36700 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 55 ٹی بورڈز، 475 بینرز، 498 پول ہینگرز اور 460 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 15 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 520 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 22 خطابات جمعہ ہوئے، 1 ہفتہ پر مشتمل خصوصی کورس کا انعقاد کیا گیا، حلقہ قرآنی میں مہم پر گفتگو ہوئی اور گھریلو اسرہ جات میں مہم کے حوالے سے گفتگو ہوئی۔

رپورٹ: حافظ وقاص احمد (معتمد)

حلقہ لاہور شرقی

حلقہ لاہور شرقی کے زیر اہتمام ''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں مقامی تناظیم شاہدرہ، ڈی ایچ اے، صدر، لاہور شمالی، گڑھی شاہو، گلبرگ، فیروز پور روڈ اور لاہور چھاؤنی کی جانب سے 10000 بروشرز اور 6000 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے 25 ٹی بورڈز، 65 بینرز، 50 پول ہینگرز اور 680 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 6 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 120 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 21 خطابات جمعہ ہوئے، اس کے علاوہ عوامی خطابات اور ایک سیمینار کا اہتمام بھی کیا گیا۔

رپورٹ: نعیم اختر عدنان (ناظم نشرواشاعت)

حلقہ گوجرانوالہ

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ گوجرانوالہ کیجانب سے 8000 بروشرز اور 5000 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 61 بینرز اور 206 رکشہ فلیکسز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 14 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 115 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 48 خطابات جمعہ ہوئے اور گجرات میں ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔

رپورٹ: رانا محمد ضیاء الحسن (ناظم نشرواشاعت)

حلقہ پنجاب پوٹھوہار

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ پنجاب پوٹھوہار کی جانب سے 500 بروشرز اور 2000 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے۔ 35 پول ہینگرز لگائے گئے اور 2 مقامات پر مہم کی مناسبت سے دورس قرآنی کا اہتمام بھی کیا گیا۔ مقامی تناظیم گوجر خان، جاتلاں، میر پور، جہلم اور چکوال کی جانب سے 4500 بروشرز تقسیم کئے گئے، 42 ٹی بورڈز، 9 بینرز اور 63 پول ہینگرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 5 مقامات پر ریلیوں کا انعقاد کیا گیا، 22 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 1 خصوصی پروگرام ہوا اور 2 خطابات جمعہ ہوئے، مہم کے حوالے سے 6 خصوصی دروس کیے گئے اور 2 سیمینار منعقد ہوئے۔

رپورٹ: کامران منظور (ناظم نشرواشاعت)

حلقہ پنجاب شمالی

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ پنجاب شمالی کی جانب سے 1000 بروشرز اور 2000 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے، 75 ٹی بورڈز بھی لگائے اس کے علاوہ ایک مظاہرے اور خطاب جمعہ کا اہتمام کیا گیا۔ مقامی تناظیم مسلم ٹاؤن، النور کالونی، راولپنڈی کینٹ، پنڈی غربی، چکلالہ، واہ کینٹ، گلزار قائد، پنڈی گھیپ، لالہ زار اور صادق آباد کی جانب سے 5050 بروشرز اور 16500 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 15 ٹی بورڈز اور 719 پول ہینگرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 4 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا، 230 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 3 خطابات جمعہ ہوئے، مہم کے موضوع پر 8 دعوتی اجتماع ہوئے، 3 روزہ ورکشاپ کا انعقاد ہوا، آگاہی کیمپ لگایا گیا اور مہم کی مناسبت سے حلقہ اسلام آباد کے ساتھ مل کر ایک سیمینار کا بھی اہتمام کیا گیا۔

رپورٹ: ابرار احمد (ناظم نشرواشاعت)

حلقہ اسلام آباد

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں مقام تناظیم اسلام آباد شرقی، اسلام آباد شمالی، اسلام آباد جنوبی، اسلام آباد غربی، بیروٹ، کورنگ ٹاؤن، چک شہزاد، ایبٹ آباد، ماڈل ٹاؤن ہمک، بہارہ کہو، ہری پور اور غوری ٹاؤن کی جانب سے 1000 بروشرز اور 10000 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 60 ٹی بورڈز، 80 پول ہینگرز اور 94 بینرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 9 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا اور ایک تعارفی کیمپ لگایا گیا۔ مہم کے سلسلے میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں امیر محترم شجاع الدین شیخ نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ 58 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 1 خطاب جمعہ ہوا، دوروزہ ورکشاپ کا انعقاد ہوا جس میں 2000 کتب (انجینئر نوید احمد مرحوم) تقسیم کی گئیں اور ایک خصوصی لیکچر کا اہتمام ہوا۔

رپورٹ: ڈاکٹر اشرف علی (ناظم نشرواشاعت)

حلقہ خیبر پختونخواہ جنوبی

''حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری'' مہم کے سلسلے میں حلقہ خیبر پختونخواہ جنوبی نے 5310 بروشرز اور 5182 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 50 ٹی بورڈز، 100 رکشہ فلیکسز اور 77 بینرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 2 مقامات پر مظاہروں کا انعقاد کیا گیا جس میں شرکاء کی تعداد 50 تھی، 185 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 70 خطابات جمعہ ہوئے اور مہم کے سلسلے میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں امیر محترم شجاع الدین شیخ بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اس سیمینار میں شرکاء کی تعداد تقریباً 400 تھی۔

رپورٹ: جنید کامران (ناظم نشرواشاعت)

حلقہ ملاکنڈ

’’حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری‘‘ مہم کے سلسلے میں حلقہ ملاکنڈ کی جانب سے 1000 بروشرز اور 1500 ہینڈ بلز تقسیم کیے گئے، 08 بینرز اور 08 پول ہینگرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ 100 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا، مہم کے موضوع پر 7 خطابات جمعہ ہوئے اور 4 خصوصی پروگرام منعقد کیے گئے۔

رپورٹ: محمد سعید جان (ناظم نشر و اشاعت)

حلقہ آزاد کشمیر

حلقہ آزاد کشمیر کے زیر اہتمام ’’حُرمتِ مسجدِ اقصیٰ اور ہماری ذمہ داری‘‘ مہم کے سلسلے میں مقامی تناظیم مظفر آباد، باغ، دھیر کوٹ اور اسرہ راولاکوٹ کی جانب سے 1900 بروشرز اور 5500 ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے، 40 بینرز لگائے گئے۔ اس کے علاوہ ایک مظاہرے کا انعقاد کیا گیا اور 40 علمائے کرام کو امیر محترم کا خط دیا گیا۔

رپورٹ: انوار الحق کیانی (ناظم نشر و اشاعت)

اللہ تعالیٰ ہمیں مسجدِ اقصیٰ کی پکار پر لبیک کہنے اور فلسطینی مسلمانوں کی مقدور بھر مدد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تمام رفقاء و احباب کی محنتوں اور کاوشوں کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین!

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ دعائے مغفرت

☆ ہفت روزہ ندائے خلافت کے ادارتی معاون فرید اللہ مروت کے والد وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0315-4098901

☆ تنظیم اسلامی چوہنگ کے مبتدی رفیق جمیل احمد قادری کے والد وفات پاگئے۔
برائے تعزیت: 0300-4406480

☆ مقامی تنظیم قرآن اکیڈمی کراچی کے معتمد ذوالفقار بھٹی کے ماموں وفات پاگئے۔

☆ رفقاء تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن مدثر اقبال، احمد سعید اور خالد تنویر کی والدہ وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0349-4943911

☆ حلقہ لاہور غربی کے ملتزم رفیق ظہور سلیمان وفات پاگئے۔

☆ مقامی تنظیم دوارڑہ کے امیر شریف باچہ کے والد وفات پاگئے۔
برائے تعزیت: 0307-8177180

☆ حلقہ فیصل آباد کے ملتزم رفیق محمد بلال اشرف کے ماموں وفات پاگئے۔
برائے تعزیت: 0322-6007203

☆ حلقہ پنجاب جنوبی کے منفرد اسرہ لیہ کے مبتدی رفیق اکمل رحمن کے والد وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0304-7429731

☆ حلقہ پنجاب جنوبی کے ناظم بیت المال جناب کامران فاروق خان کی پھوپھی وفات پاگئیں۔ برائے تعزیت: 0300-6814664

☆ مقامی تنظیم ہارون آباد غربی کے ناظم تربیت جناب نثار احمد شفیق کے ماموں وفات پاگئے۔ برائے تعزیت: 0321-7580111

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

پریس ریلیز 12 جنوری 2024ء

مسلمان ممالک عالمی عدالتِ انصاف میں اسرائیل کے خلاف نسل کُشی کے مقدمہ میں فریق بنیں

شجاع الدین شیخ

مسلمان ممالک عالمی عدالتِ انصاف میں اسرائیل کے خلاف نسل کُشی کے مقدمہ میں فریق بنیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ اسرائیل کی غزہ پر وحشیانہ بمباری کو شروع ہوئے تین ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے اور میڈیا میں بتائے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 24000 مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ جس میں اکثریت بچوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔ پھر یہ کہ غزہ کے سکولوں، ہسپتالوں، پناہ گزین کیمپوں پر صیہونی فوج کی بمباری جاری ہے اور اطلاعات کے مطابق غزہ میں 70 فیصد گھر تباہ کر دیئے گئے ہیں اور 90 فیصد آبادی شدید سردی کے موسم میں کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ بیس لاکھ سے زائد افراد تک بجلی، گیس، تیل کے علاوہ خوراک، پانی اور جان بچانے والی ادویات کی رسائی بھی روک دی گئی ہے گویا زندگی انتہائی مشکل بنا دی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل، امریکہ اور مغربی ممالک کی مکمل اور غیر مشروط معاونت کے ساتھ فلسطینی مسلمانوں کی نسل کُشی کر رہا ہے۔ امیر تنظیم نے جنوبی افریقہ کی جانب سے اسرائیل کے خلاف عالمی عدالتِ انصاف میں نسل کُشی کا مقدمہ دائر کرنے کے اقدام کی تحسین کرتے ہوئے کہا کہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ 57 مسلمان ممالک غزہ کے مسلمانوں پر جاری اسرائیلی درندگی کے خلاف متحد ہو کر عملی اقدامات اُٹھاتے۔ لیکن مسلمان ممالک کے ضعفِ ایمان اور کم ہمتی کا عالم یہ ہے کہ کوئی عملی قدم تو کُجا کسی مسلمان ملک نے نسل کُشی کے اس مقدمے میں فریق بننے کی جرأت بھی نہیں کی۔ اُنہوں نے کہا کہ غزہ کے مسلمانوں کی مدد کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں جو ممالک اور جہادی گروہ اسرائیل اور امریکہ کے عسکری و تجارتی مفادات پر کسی بھی طریقے سے ضرب لگا رہے ہیں اُن کے راستے میں روڑے نہ اٹکائے جائیں۔ پاکستان کو چاہیے کہ وہ بحیرۂ عرب میں اپنی بحری صلاحیت اور موجودگی تو بڑھائے لیکن کسی صورت میں حوثیوں کے خلاف امریکی کارروائیوں کا حصہ نہ بنے۔ اُنہوں نے یمن پر امریکی فضائی حملوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اور امریکہ جنگ کو پھیلانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ مسلمان حکمران اور مقتدر طبقات یاد رکھیں کہ اسرائیل پوری دنیا کا امن تباہ کرنے پر تُلا ہوا ہے اور اس کا اگلا ہدف دیگر مسلمان ممالک ہوں گے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

Vol: 33 Regd. No. C.P.L NO.114 No.03

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore